اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّ اِنَّ مِنَ البَیانِ لَسِحرًا

بتوفیق خلاق دو جہان یہہ کتاب فیض عنوان دفتر معرفت الٰہیہ معروف

دیوان علیم اللہ

باہتمام ضعیف عباد اللہ الاکبر قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب پلندری

در مطبع گلستان کشمیر طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول ہی فرض حمد و ثنا رب کریم کا
واجب ہے بعد نعت نبی الکریم کا

سرچشمہ ولایت ہمہ دوش مجتبیٰ
کر تو مدح دل سے ولی عظیم کا

سر حلقہ نساء و عفو گناہ نیز
حسنین کربلا و بلا کے مقیم کا

اس پنجتن کے درجۂ باطن کو پوچھنے
حکمت میں حق کے دخل نہیں کس حکیم کا

کیونکر تیرا ادا ہو سکے جو ثنا کریم
نہیں کام کس علم و عقل اور فہیم کا

بھر دے انکھیاں میں میرے تو گرد تجھ نعلین کا
ہے وہی نور البصر تجھ دیدۂ عینین کا

گردش یک پل لگی مجھ میں ہوا اشغل الجن
تب ہوا مکشوف درجہ قاب اور قوسین کا

جبکہ جلوے سے ہوا روشن جمال مصطفیٰ
برزخ معراج رب جانون اور سبطین کا

یک سون یک ملتے نہیں بھٹنے ہیں دو نون ظرف
برزخ الکبریٰ وہی ہے مجمع البحرین کا

عین نکتہ سین ہے پیکے غین ہو دستا ہے غیر
ہر دو مک کہتے ہین جس نکتہ سب ئین کا

لی مع اللہ وقت وصل رب تجھہ وقت شہود
رب سے ملنے وقت نہین دکار دن اور ئین کا

جون اونے کہا ہے تیو تجہہ ابہی کچہہ کم زیادہ نہین ہوا
بہار حق کی ذات سے جان خلق سب مابین کا

نفس ہیر عیب مین معیوب ہے مثل نجاس
دیکہہ تجہہ دیدار کا سے کیمیا دارین کا

جب ہوا منظور ناظر مجہہ نظر مین ہر طرف
نہین جدا دستا مجھے نکتہ نظر مین غین کا

ای علیم اللہ کیا احسان ایسا رب کریم
نہین رہا کچہہ دل مین باقی مدعا دارین کا

کرتا ہین عبث کیون نظارہ ماہ رو کا
دل محمل کا کھلا ہے تجہہ نین کا جہرو کا

دل آئینہ ہے تیرا مکہ روح تسمین روشن
پردہ اوٹھا نظر سے ہے کام ہو بہو کا

مثل پتنگ ہو کر جلتا ہے شمع و پر
لاگا ہے جسکے دلمین اس عشق کا بہبوکا

اسرار عشق سے کچہہ محروم نہین ہے زاہد
عاشق ہے رنگ شانہ واقف ہے مو بمو کا

موزی کو قتل کرنے مت کر درنگ ہرگز
کافر کے حق مین حق سے ہے حکم اقتلو کا

تا حشر ہے معطر اوسکا دماغ اور دل
دیوانہ جو ہوا ہے اس زلف مشکبو کا

ہر ایک صدا مین مائل نہین ہے علیم کا دل
کرتا خودی سون بے خود ہے کام خوش گلو کا

اندہاری راتمین ڈر موذ بو لگا ہے کیل ایسا
سمجھتے کان ہمارا حال ہے عالم گذاریکا

لگا کر ڈور تجہہ دم کا اڑا دیکے پتنگے کو
تماشا دیکہہ لے ایدل جلا ہے وقت یاریکا

اگر آتا ہی تو نے مین تن کے گرشکار ایسا　　اگر قربان ہوجاوے نگر غم جسکے داریکا

پیا کی شاہدی سو چل ہر یک تو کام مین اپنے　　سدا چلتا ہے بنجارا سمجھ کر وقت تاری کا

اگر دو رنگی مین ہو عمر تو گئے گذر سارے　　دہجارا ہوگیا ہی جان عبث تا حق جکاریکا

علیم اللہ اگر چاہے مقابل اوسکے نا ہوے
اگر رستم کو مارا ہے نہین نقصان ماریکا

وہ دید ہیگا جسکو حق کے ذات کا　　اوسکو نظارا ہے موصوفات کا

مانگ مت جنت کتین دوزخ سون حیف　　کر دعائی ترک مسطورات کا

چشم غیبی کھول کر باطن کا سیر　　بھید پاٹک ہوت کی لذات کا

یاد دیکھ یک صورت نقاش کو　　بھول جا سب وہم تصویرات کا

خوف نہین ہے بحر وحدت مین علیم
گردش افلاک اور آفات کا

جسنے دیکھا ہے جھلک دیدار کا　　پھر نہین خواہش رکھا گلزار کا

یار کے کوچے مین جو کیتا مقام　　نہین ہوا محتاج کسکے دار کا

طالب دنیا کتین کہتے کلاب　　کیا سبب کھاہے جب مردار کا

طالب مولا مذکر اوچہ ہے　　دل سے جو مشتاق ہی اوس یار کا

جان و دل دیوے جو اپنے یار کو　　آشنا کیون ہویگا اغیار کا

بھول کر مشتاق نے قالو بلیٰ　　کیون نہین بھاتا سخن اقرار کا

حال علیم اللہ کا کرنا اسی کریم
تجھہ آگے حاجت نہین اظہار کا

واصل کو جزو کل منے لذت وصال کا
کیا غرض اسکو کس سے جواب و سوال کا

اپنے مین جزو کل کو سمجھ ملکے اور ہے
جز دید شوق انکو نہین قیل و قال کا

جون دیدیان ذات ہی نا کس پہ رکھہ حرف
سب سے اپی خراب سمجھے ہے کمال کا

گر نہین سوال و جواب کے حاصل ہی قرب نفس
کیا ہین کیا جواب اونہون کے سوال کا

کوئی صاحب کمال طبع دیوے گر جواب
کم ہو جتے کسیکے نہین حرف حال کا

باتو نمین کم زیادہ سمجھتے ہین عالمان
کیا نے خبر اونہونکو جلال و جمال کا

شاہد ایک نقطہ مطلق پہ ہو علیم
خاموش رہکے دیکھ تماشا خیال کا

تجھے دہشت نہین حق کے امر کا
مگر بھولا ہی دن روز حشر کا

لگی ہی نیند غفلت کی شب و روز
سدا دستا ہے سپنا مال و زر کا

تجھے جب خواب سا ہویگا معلوم
کیا سو عیش حسرت سب مکر کا

محض ستھری ہی دنیا تجھکو نہ ہو
ارادہ دل مین دختر او پسر کا

خیال و خواب ہی دنیا کا جیسا
نکو رکھہ دل مین جب نفع و ضرر کا

اندھاری گور سے کیون بےفکر ہی
لیجا مرشد سے دیوا منگ قبر کا

علیم اللہ پانا پیو کو جیو مین

یہی حاصل ہے پیدائش بشر کا

آتا ہی کہان دیکھنے مین راہ یہان کا
معلوم ہی تجھکو کہ جہان جملہ فنا ہی
گرتا ہی جہان بیچ جو کوئی شادی و عشرت
بازار مین دنیا کے لے دیدار کا سودا

دیکھا ہی مگر تونے یہہ بستا جہانکا
کیون پھر کہ کھاتا ہی پرستار وہانکا
وہ سب ہے سر انجام فنا ہی کے مکانکا
وہ شمع درخشان ہی وہ نور وہانکا

ہو وصل جو کرتا ہے حقیقت کا یہہ تعلیم
بوجھا ہے علیم اسکو ہی گفتار وہانکا

اگرچہ سو برس کی عمر تک جیا جہان مین کوئی رہیگا
ہووین جب آخر عمر کے دن سب پیا پیالا تو کیا کرے گا
ہی جب تلک اس بدن مین قوت سدا عبادت کا کام کرلے
وگرنہین تو ضعیف ہو کر نہین ہے ستے جو نت کرے گا
بہار گلشن عجب جوانی سمجھ ضعیفی خزان ہی تسپر
اوسے اندیشہ ہی عاقبت کا جو قہر حق سے ابھی ڈریگا
محض جوانی ہی حال غفلت نکو ہو غافل بسر خدا کو
کہان تلک بے خبر ہو نسدن کہے مین ایسی کیے پریگا
کریم کے فضل اور کرم سون علیم کے پاس آشنا لی
بصدق آب حیات پی لے کبھی تو پھر کر نہین مرے گا

اگر عشق کا نین مین تیرے آپ ہویگا
دیدار دلبرونکا تجھے تاب ہویگا

تجھ دل مین گرچہ وصل کا ہو تشنگی کمال
ناتاب لکا جگ مین تجھے تاب ہویگا

بیدار جب رہیگا پیا کے ملاپ مین
ہستار دو جہانکا مثل خواب ہویگا

بے پیر بندگی جو کریگا تمام عمر
اکسیر بے اثر سے کہان لا ہویگا

ہمراہ رہنما کے ہو چل ای علیم تو
تا فوق عرش تجھکو گشا باب ہویگا

وعدے یہ لینے قرب جسوقت آونگا
مقصود دو جہانکا پلک مین بتاونگا

گر گوش دل کو ذوق ہی گر سمع کا تیرے
گنج خفی کا سو سرا سر سناونگا

کیا خوش الگ دیگا او سیر لا مکان
پردہ نین کا جسکے نظر سے اوٹھاونگا

آزاد دو جہان سے رہیگا برنگ برق
مثل شمع کے قید بدن سے چھوڑاونگا

مسند پر مین لینے قرب کے دلبر کہین ملے
نفس لعین کو مثل کنیزک رماونگا

واجب ہستی گنذکے رہون عارف او وجود
نور البصر سو پیر کے نین مین سماونگا

کیا تجھ سے ہی کمال تیرے ذات مین علیم
تجھ عشق مین منزہ و مطلق کہاونگا

عجب ہے کہا ہی رتبہ عشق والا
ہمیشہ عاشقون کا اسم بالا

کیا ہی عشق جسکے دل کو روشن
اندہارا تس نظر مین ہی اوجالا

عجب عاشق ہوا منظور مقبول
کہ جسنے عشق مین دل کو سنبھالا

حقیقت کے ہوا کے طائروں کو | محض دنیا ہے حقیقیں اونکے جالا

علیم اللہ او سے شادی ہے ہر دم
محبت کے جو دالا گل ہین مالا

رخ تیرا نور نظر تھا ب مجھے معلوم تھا | عین باطن کا بصر تھا ب مجھے معلوم تھا
جان پایا ہر ایک جسم نے لب سے تیرے | دم عیسے کا اثر تھا ب مجھے معلوم تھا
مدعا باغ سے دنیا کے ہوا یہہ حاصل | خود شناسی کا ثمر تھا مجھے معلوم تھا

ایضا

عشق کی بستان مین جستجو محمد گل ہوا | تا ب سے اسلام کے دیوا کفر کا گل ہوا
جب لگی اس گل ستی خوشبو ہر ایک ہر دو طرف | تب ارادہ کا فروغ کا صد قسون بلبل ہوا
پیشبان اسلام کا اور ذکو کرنے رواں | خسرو ملک ولایت صاحب دلدل ہوا
وصل حق کا ہے لئے کشش حت کو دریا کے پار | مرتضی کا مہر وہ دریا یہ کو یا پل ہوا

عشق سون بخشش کے جب جوال ہین آیا کریم
العلیم اللہ کرم کا دو جہان مین غل ہوا

دل پیو کے دیکھنے کو درخشان ہوا ہوا | زلف نگار منزل ایمان ہوا ہوا
مانند خضر بخت اگر رہبری کرے | لعل فگار چشمۂ حیوان ہوا ہوا
کچھ غم نہین شنا ور دریائی دل کتین | کشتی پہ عقل و فہم کے طوفان ہوا ہوا
دلبر سے ایک نگاہ مین کیا لطف ہے کمال | خالی کیف مظہر سبحان ہوا ہوا

مطلع

جب شمع حسن یار ہوا جلوہ گر علیم
قندیل دل منور تابان ہوا ہوا

مطلع

عجب چنچل ملا ہے یار ہمنا
کیا ایکبار گی سرشار ہمنا
تہ بان سون دیکھ کر کچھ یون سمجھتے
دو عالم صاحب اسرار ہمنا
گل بستان ہے گویا خار صحرا
دسا جب حسنکا گلزار ہمنا
زمین سون تا فلک سارا حجابات
ہوا ہے مطلع الانوار ہمنا
ہوا دل سرخرو آیا نظر جب
شگفتہ چہرۂ گلنار ہمنا
نوازش اور تلطف سون اپسکے
دیا خلوت مین اپنے بار ہمنا

علیم اللہ حضوری مین صنم کے
نہین جز بندگی اقرار ہمنا

لطف سون جب جان جان مجھپر نظر کرتا چلا
مغز جان مین ہو بموجون می اثر کرتا چلا
موج زن انکھیان مین ہے جب کیا جام شہود
عالم نفسانیت سون بیخبر کرتا چلا
عشق مشل لو ہی گل کرتا ہے سر سجود کی
بے تقاگی مانند منازل طی سفر کرتا چلا
عشق مین تنکو چلا کر جو کیا مثل ہلال
اسکو دو عالم مین دلبر مشتہر کرتا چلا
بو جنا حق سالک راہ حقیقت جسکے تئین
غلبۂ شوق محبت بے صبر کرتا چلا
معرکے مین عشق کے کھیت بن اسکا پہلوان
جو قدم رکھیا ہمیشہ سینہ سپر کرتا چلا

آرزو مین لگشائی جب کیا ہون دلپذیر ۔ پیچ و تاب زلف و رخ سون منتشر کرتا چلا

ای علیم اللہ پہنچا منزل مقصود کو
جو مقام قرب لگ یکسان سفر کرتا چلا

الہی بلبل گلزار معنی کر لسان میرا ۔ برنگ ابر نیسانی سخن گوہر فشان میرا
سنے پر ہووین عشاقان معنی رمز سون مست ۔ لجاوین فیض غواص حقیقت حق رسان میرا
لطافت گلبن حسن جہان آرا سمجھ ایدل ۔ ہوا ہے زلف اور رخسار جانان آشیان میرا
دیا ہے آئے تاب چشم دانہ خال عارض کا ۔ کہو سب اسکو اب قاتل ہے یار بلستان میرا
ہوا ہے منظر چشم نظر منظور عشاقان ۔ مدو دیوار سون دِستا نشان بے نشان میرا

علیم اللہ حموشل اب رمز اسرار الہی کا
سمجھتا ہے کہان ہر شخص مستی کا بیان میرا

مشتاق ہوکے دیکھن آیا بہار تیرا ۔ ہژدہ ہزار عالم ہے انتظار تیرا
توجان ہے جہانکا سارے وجود تیرے ۔ رب عبد کا ازل سون پایا قرار تیرا
پردہ ہون منجہ میرا مجھ سون تو جدا ہے ۔ دستا ہے نور روشن سب آر پار تیرا
تن نفس اور دل روح سر نور ذات ملکر ۔ سبکو کیا معطر نوری عطار تیرا
منہ ہر مین تنکے اکر کر نیکو دیدبانی ۔ انکھیان سون جھانکتا ہے دیدار یار تیرا
تجھ یاد مین انا الحق دل بولتا ہے ہر دم ۔ منصور سا ہوا ہے مجھ حق مین دار تیرا
بدھ بدھ سگل گنوایا جادو نگہ نے تیرے ۔ مجھ دل کو مست کیتا نین کا خمار تیرا

عقل و فہم و فراست صبر و شکیب و راحت
بغرض دو جہان سون اس واسطے ہوا ہون

دل سون چرا لیجا یا مخفی عیار تیرا
دیدار کا ہوا ہے جب سون ادہار تیرا

مرشد کریم کامل جب سون علیم پایا
ہوتا ہے جان و دل سون ہردم نثار تیرا

جسے نہین دید باطن کا اوسے سب جان و تن دستا
کہو غفلت کے پردے مین کہان وہ گلبدن دستا

محبت سون نظر میانے رکھا ہے شکل عالم کی
منور چہرہ روشن اُسے کیون در نین دستا

جو اپنی چشم باطن کو کیا ہے پاک جون عینک
تجلی ذات کا تس مین مُصفّیٰ من موہن دستا

نہین آتا ہے خوش اُنکو تماشا سیر گلشن کا
نظر مین عاشقان کے نت حقیقت کا چمن دستا

علیم اللہ مجھے معلوم ہوتا ہے سخن تیرا
طبق مین معرفت کے جون عیان دُرِّ عدن دستا

ہمیشہ دل کی مسجد مین ہمین کرتے نماز اپنا
اپے شاہد ہو رہے ہین سدا ہم اپنے مطلق ہین
جو کوئی طالب لقا کا ہے اُسیکو بولتے عاشق

نہین مشہود بن دوجا سمجھتے بے نیاز اپنا
بجز محرم کے دوسرے کو دکھاتے نہین ہین راز اپنا
اسی مقصود غیر از نہین کچھ امتیاز اپنا

مجازی عشق پردا ہے حقیقت کے نظارے پر — جلاتا ہے سگل دلکو دکہا کر غمزہ و ناز اپنا

علیم اللہ تجھے بخشا کرم سوں گنج باطن کا
کریم اپنے تا لطف سوں ہوا ہے دلنواز اپنا

گر عشق ہے تو دیکھنے ہو کو شتاب آ — لاشک ہو حق کی رہ مین چلا بے حجاب آ
اُس حُسن بے نظیر کے درسنا کو دیکھنے — سب جا نمان سوں ہو کے اپس کے خراب آ
دریا مین دل لگے عشق سوں ہوئے کتین محیط — خالی ہو سب خودی سوں نکل جیون حباب آ
کیا دیکھتا ہے صورت خورشید اور چندر — ہر ایک نظر مین دیکھ ہزار آفتاب آ

ہر دم علیم دل کے نظر کو دیا ہے تاب
اپنے کرم سوں قبلہ والا جناب آ

کیتا کہین پکار ای غافل پیا پیا — پھرتا ہے کیون تجے بھول اپسکا پیا پیا
پوچھتا ہے کیون اجل کو اپس تے بعید کر — غفلت مین چپ عمر کو تو ضایع کیا کیا
اب تو سمجھ تک ایک تیرا جان کون ہے — پایا ہے جی کو جسنے مو انہین جیا جیا
لیکن نہین ہے کام ہر ایک خام کا یہان — عاشق وُہی ہوا ہے کہ جو سر دیا دیا
پہنچا ہے جو کہ عشق مین منزل کو وصل کے — بیشک سگل جہان مین ہوا نے ریا ریا
جو کوئی قدم کو اپنے رکھا راہ عشق مین — کہتے ہین عاشقان کی وہ منزل لیا لیا

دونو جہان سے کام نہین مجکو ای علیم
بس ہے مجھے کریم دیا سو چیا ہیا

ہوا جو ذات کا عاشق او سے ننگ نام کیا کرنا
جسے ہے عشق کی مستی خودی کو چھوڑ بیخود ہے
گذر راحت سوں دنیا کے جو پایا عشق باطن کا
نگہ میں جسکے آیا ہے تماشا پیو کے درسن کا

صنم کے دید بن دوسرا کہو پھر کام کیا کرنا
بھی وو سرے کیف کا اسکو قدح اور جام کیا کرنا
اسے پھر عشرتان ظاہر خوشی آرام کیا کرنا
لیا وہ دین کی شاہی گرہ میں دام کیا کرنا

علیم اللہ شریعت کا علم سب عین پروا ہے
عبادت کو حضوری کے صبح اور شام کیا کرنا

نکو نصیحت کرو عزیزان لگا ہے ہمنا ہمن سون میتا
تجا ہوں میں ریت سب جہان کی جد نان پیا سو پریت کیتا
صنم کی الفت میں دل اپسکا رکھا تھا کر چاک چاک جون گل
کہو رفو گر جہانمیں ایسا کہان جو دل کا یہہ چاک سیتا
جہان کے صیاد کے شکاران تمام مر کر شکار ہو تے
جو دام الفت میں آ گرا سو موا نہیں ہے ہوا ہے جیتا
عبث ہے یہہ فکر اے عزیزان لگے ہو روزی کی تم فکر میں
یہہ زندگانی ہے دو دنوں کی اڑے ہے سر پر اجل کا چیتا
کریم تیرا یہہ دید مجھہ کو سدا ہوا ہے غذا یہہ روح کا
علیم کے تئیں تو زندگی سے نہیں ہے پروا جرن کا پیتا

تیز ہی تیر مژگانی یہہ نشتر سے کہو نگا
ابرو کی شکایت دم خنجر سے کہونگا

ہہر رنگ شمع عشق مین تیرے ہون و لیکن
یہہ سوز جگر آتش مجمر سے کہون گا

دیکھا ہون مین جسے روز تجھ حسن کا جھلکار
یہی دل مین کبھی جا بہ الور سے کہونگا

تنگی جو تیرے پستہ دہن کی ہے سرا سر
سربستہ سخن غنچہ جوہر سے کہونگا

سیراب نہون تجھ لب شیرین سے اگر مین
یہہ تشنہ لبی چشمہ کوثر سے کہونگا

پوچھا ہے علیم آج کہ ہے حسن کا تو گنج
یہہ خوشخبری عاشق بے زر سے کہون گا

ہوا جلوہ گر خانۂ دل نہایت بلا جب سون دلبر پیارا ہمارا
بیگانے سگل جگ کے ہوکر یگانے لگے تب سون کرنے مدارا ہمارا

تجھ دوست تو دوستی مین چلیگا زیادہ چہ ہوویگا تیرے پہ غالب
ریاضت مین آنیکو حق کے نہایت دسا نفس مطلق پکارا ہمارا

نہین حق کے فرمان کو مانتا جو کہتے اسکے تئین سخت کافر اشد ہے
لگایا ہے تعلیم ابلیس کو جو وہی نفس کہتے اما را ہمارا

تجلی سون نا تاب لا کہ چھپا تھا جو کونین غفلت کے خفاش ہو کر
ہوا منفعل نفس تب سے ہمن سون دسیا ہمکو جب چاند سارا ہمارا

پچھاڑا ہے جو پہلوانان کو سارے گبرائے ہیں اسکے تئین ایکدن جب
ارادے کی تونت کا تب سون ہوا ہے دو عالم کے دل مین تپیارا ہمارا

ہوا حرص و کینہ کبر بغض و شہوت بخیلی طمع عجب و نخوت حسد سب

چمک سارا کھینچا ہے آہن دلان کو سمجھ نہیچہ سکتے اشارا ہمارا
نہیں عبد رب جان ہستا ہی جسیجا علیم آپہی دانا ہی قدرت پہ اپنے
ازل سون تیرے ساتھ کہتے ہین جانا قرارا ہمارا

ہر تن مین ہوا جان ہر ایک جسم کا نیارا
دستا ہی ہر ایک خلق کو اپنے سون پیارا
آیا نہین کوئی پھر کے جہان بیچ دوبارا
ورنہین تو قبر بیچ ہی ظلمات اندہارا
آخر کو نکلجائیگا سب چھوڑ ضرارا
دنیا ہی دغا باز نہین کوئی تمھارا

ایا ہی مگر عشق مین دلدار ہمارا
بیشل اُسکے حسن کو کہتے ہین دو عالم
منکان نہ ہو یار کے درسن کو نچھانے
اس شمع درخشان کو اپس ساتھ تو لیجا
کر نیمین جمع زر کے گنواتا ہی عمر کیون
فرزند و عزیزان سگل خویش قبیلہ

بیچ ہی علیم عشق کے تعلیم کا طومار
پایا نہین کوئی عشق کے دریا کا کنارا

مکھ منور دیکھ او سکا رنگ گلشن بھول جا
قد عرف کو بیچ ایدل محل و مسکن بھول جا
چھوڑ دے حرص ہوا فرزند اور زن بھول جا
جام کو جمشید کے اور فکر درپن بھول جا

یار کے درسن کی خاطر جان اور تن بھول جا
جھڑ کے تازی عشق کا نت معرفت کا سیر کر
شرک دے اسلام کو اور کفر سارا دور کر
آرسی مین دل کے ہر دم دیکھ مکھڑا ادرج کا

دم بدم دل کے نظر سون پی کے درسن کا شراب
ای علیم اللہ جہان کے مکر اور فن بھول جا

عقل کو چھوڑ عشق مین آجا
خام ہے عشق سون جو کوئی لاجا
عشقبازی مین دل کو رکھ ثابت
اپنا معشوق آپ مین پاجا
عشق کی راہ مین ہے یکرنگی
کیا وہان بادشاہ کیا راجا
عشق کی راہ مین مسافر کو
عاشقان بولتے ہین جلد جاجا

؎ سون پایا ہے جب وصال علیم
فوج عشاق مین طبل باجا

نکتہ الف احد ہو مخفی سون بھار آیا
تب اسم احمد یکا گلشن بہار آیا
مانند گل شگفتہ ہو جلوہ گر محمدؐ
محمود کے لقب کا آخر کو بار آیا
وہ ذات محض مطلق دیسنکے دید کتین
آدم کا روپ لیکر کرنے شکار آیا
حاصل ہوا سو اُسکا محبوب نام رکھکر
عاشق ہو پھر اوسیکا دل کتین منجھایا
عاشق کا بھید پایا معشوق مصطفےٰ کو
معراج کے سکان ہر ذل دل سوار آیا
سرچشمہ ولایت دریای راز وحدت
رشتہ وصل کا جس سون ہو استوار آیا
پاتے ہین وصل حق کا تا حشر لگ جہان ؟
کیا فیض مصطفےٰ کا دوجگ پہ کار آیا

ہو لی کریم ہر حق بوجھا ہون جان و دل سون
بے شک علیم کا اب ایمان قرار آیا

عشق تیرا دلکو میرے حال کر پانی کیا
مکھ اسکا دیکھنے کو آئینہ ثانی کیا
نور سون اپنے کیا ختم سا ہے عالم کو ظہور
لیکن آدم سون نہایت الفت جانی کیا

خلق ہے ایک جنس کا پیدا ہے حق کی ذات سون — ذات کی عرفان کو اب روح انسانی کیا

ہر پیمبر پر کبھی نازل ہوا روح الامین — اور محمدؐ کی سدا درگہ کی دربانی کیا

ربِّ ارنی کی صدا پر لن ترانی تھا جواب — طور سے موسیٰ گرے جب جبہ رخشانی کیا

کیا تفضل ہے نہایت مصطفیٰؐ کی ذات ہے — جسکی امت پہ کرم اور فیض سبحانی کیا

کاملان کو وصل حق اور دم بدم دیدار ہے — دل کی خلوت مین گدا نت عیش سلطانی کیا

ترک دنیا جو کیا او سکو شہنشاہی ہے — جان ایک باقی رکھا اور کُلّہم فانی کیا

جان رکھا ہے مگر جانا یہ کر نیکو نثار — نفس کے دنبے کو تس پر ذبح قربانی کیا

دبدبہ کا تیرے قدر معلوم کرتا ہے علیم
اس سبب تیری ثنا مین یون سخن رانی کیا

مدن کاہی سون ای سالکان اٹھو اگر رفتی ایک چکھاوین تمنا
الک پلک مین جھلک تماشا دونو جہان کا بتاوین تمنا

قفس مین عزت کے کب تلک تم اسیر لڑکے ناحق پڑے رہوگے
چلو ہوا لیو وہ لامکان کی کہان تلک ہم جتاوین تمنا

خودی سون اپنے نہین گذر کر خدا کے ملنیکا شوق دہرتے
تمھین ملے اپنے مین پنے سون پیا سون کیونکر ملاوین تمنا

جہان مین دستا ہے کثرت و فرق کچھ خدا وہان گر نہین سمجھے
پھرت لگا تمکو غیریت کا بھرم لگن کیون لگاوین تمنا

سنو تمھیں اپنا مین پنا سب اگرچہ طالب اچھینگے صادق
دیکھو ڈکوڑی کا کیون ہنر ہے اسیطرح ہم بناوین تمنا
اگر طلب ہے وصل کا تمکو اول فدا کر دو جان کو اپنے
ہمن بھی جانین ہزار تمکو ہوئے نہین تیون جلاوین تمنا
علیم کہتا ہے شاہ دہی سون چلو ہمارے امر پہ ایکدن
نین کو انجن کے پیر لگا کر عرش کے اوپر اڑاوین تمنا

دل کے نینون مین ہمن کو تاڑنا
اولا غیرت کا پردہ پھاڑنا
خار کے مانند رقیبون کا خطر
گلشن دل سون اپس کے کاڑنا
پاک کرنے جا سرے تن کو تمام
گرد کو دامن سے دل کے جھاڑنا
عشق کے استاد سون تعلیم سکھ
نفس کے دشمن کو نیچے پاڑنا

عاشقی کا فن ہے نازک ای علیم
عشق مین ثابت قدم کو گاڑنا

جب شاہ عشق گنج خفی سون جدا ہوا
برقعہ اوٹھا جمال سون اپنے صفا ہوا
پوشیدہ اپنے ذات مین رکھتا صفت ساتھ
تب جا کے اُسنے کن فیکون ندا ہوا
گیا ذاتمین کمال وہ تھا عشق دیدکا
عاشق کہین ہوا تو کہین دلربا ہوا
کہین نور کہین ہے نار کہین سب سے پار ہے
اسلام کے ظہور بدل مصطفی ہوا

نہین حق کے باج جسم کسی شی کو ای علیم

احسان رب کریم کا بے انتہا ہوا

خدا کا یاد کرلے تو کہ آخر تجھ خدا ہوگا
نہ ایسا ساتھ کوئی تیرا کہ تن سے جیو جدا ہوگا

خدا جانے کہ قسمت مین ہمارے کیا لکھا ہوگا
جو ہی حاضر وہی دیکھو ولی باطن مین کیا ہوگا

اندھاری نجھار مین تیرے نکیر منکیر دو آگھرے
پوچھے تیون جو آای پیر پیالا سینہ ہا ہوگا

وسیلہ جو ہمارا ہے وہی ہے دوست اللہ کا
نواسا ہے پیمبر کا شہید کربلا ہوگا

مجھے ہے غم سوا اوس دن کا بتادے کونسا دن ہے
اوتر آتش ہے اوس دن سوا نیزا اوکھڑا ہوگا

نکرا اوس جا بن کے مستی عمر ناچیز چلنیکا
اجل کے دور تندرستی سچا تب تو خدا ہوگا

عبث کیون عمر سونے مین گنوایا
جو کوئی جاگا سو اپنے سو کو پایا

مسافر راہ پر سونا بھلا نہین
جو کوئی سویا وہی حسرت لیجایا

جتن ہشیار لیجا مال اور دھن
جہان مین آکے تو جو کچھ کمایا

اگر کوئی سورہے راہ مین خطر کے
گنوایا مال اپنے کو کھپایا

علیم اللہ سوتا تھا خواب مین مست
کریم اپنا کرم کر کر جگایا

سمجھ کے دیکھو اے عارفان تم کیا ہے حق نے یہہ بھید کیسا
اپے ہے اول اپے ہے آخر اپیچ مخفی اپیچ پیدا
اپے کہا کن اپیچ فیکون اپے ہے صانع اپے ہے صنعت

اپے احد اور اپچہ احمدؐ اپے ہے آدم اپے ہی حوّا
اپے ہے مطلب اپے ہے طالب اپے ہے دلکش اپے ہی عاشق
اپچہ مجنون اپچہ لیلی اپے ہے یوسفؑ اپے زلیخا
اپچہ کہتا اپچہ سنتا اپے ہے دانا اپے ہے بینا
اپچہ قایم رہے ہمیشہ اپچہ تھا در اپے توانا
علیم مت کھہ یہہ راز مخفی پیا کی الفت مین رہ سدا تو
اگر سنے اس سخن کو غافل گھڑیگا اوسپر کیتھن معما

در پردۂ کن گنج عیان تھا سو نبی تھا
ایجاد خط کون وسکان تھا سو نبی تھا
جز اصل نبوت سے کہان شاخ ولایت
اس کشف ولایت کا رسان تھا سو نبی تھا
ہین بعد نبی بوجہہ ولی نقل ہی اونکی
اسرار کے نکتے کا نشان تھا سو نبی تھا
ہوتا ہی نہ علیم سون کچھہ غیر شکایت
وحدانیت کا بحر جہان تھا سو نبی تھا

بولا علیم اسرار کی یہہ بات مکرر
اسرار کا کامل جو بیان تھا سو نبی تھا

زخم دل کا جب صنم مرہم ہوا
دو جہان کے درد سون بیغم ہوا
جب دو رنگی کا گیا دل سون غبار
ہر در و دیوار جام جم ہوا
غرق کرنے مردم آبی کے تئین
جوش دل انکھیان مین سوج یم ہوا
کوہکن کے دل کو شیرین کا خیال
لذت گلقند گویا سم ہوا

العلیم اللہ علم پر عین کے
مرو مک خوش نقطہ پر نم ہوا
(نسخہ: ...)

ردیف بے

بندیکو بخش اتنا اپنا خیال یارب
رہے دیکھتا ہمیشہ تیرا جمال یارب

یہہ نفس بدخصائل کرتا ہی وند ن ن
اپنے کرم سون رندن مجھ کو نہال یارب

نفسانیت سے میری ہرگز نکر نظر تو
رکھ مہر اور نوازش مجھ پر بحال یارب

عاصی کا عذر تجھ کن مقبول ہے ہمیشہ
دوسرے کو کان ہے ایسا تجھ بن مجال یارب

محفوظ گنج تیرا ہی چور کے خطر سون
یہہ جسم و جان میرا تیرا ہے مال یارب

دے اسم و جسم شرا لے اور جان صفات ذاتی
اپنے لقا سون کیتا حسن کو نہال یارب

دیدار سون مشرف رہنا علیم ہر دم
دو نو جہان مین بس ہے اتنا کمال یارب

حسن تیرا ای شہ عالیجناب
خلق کو سارے کیا ہی کامیاب

دیکھ نا سک اوس رخ خورشید کو
نفس ہے خفاش نہمبے در حجاب

مہر سون اپنے جسے بخشا ہے چشم
حسن کا تیرے وہی لاتا ہے تاب

عاشقان تس حسن کے جھلکار مین
کئی کروڑان دیکھتے ہین آفتاب

نور کیا باعث ہے پنہان خلق سون
چشم ظاہر پر ہے غفلت کا نقاب

وہو معکم اینما کنتم ہے ذات
کیا تو سمجھا معنی ام الکتاب

حق ہی تجھہ بن تو عبث لا یبصرون
ہے تیرے شہ رگ سون اقرب بیحجاب

چشم سون باطن کے ہی دیدار یار
نور سون محروم ہے چشم تراب

گر تجھے خواہش ہے وجہ اللہ کی
ڈھونڈھا ایدل مرشد کامل شتاب

عاشقا نکا بخش باطن کا کلید
ہوویگا لحظے مین تجھکو فتح باب

دفتر داریں سب دہو کر علیم
نقطۂ مطلق کیا ہے انتخاب

جب ہوا معشوق عاشق کا حبیب
کیا عداوت کر سکے اوس سون رقیب

کیون رہے رنجور خاطر دوستان
درس کے بیمار کا دلبر طبیب

ڈھوندہنا ہی تو کہان دلدار کو
دلربا شہ رگ سون تیرے ہے قریب

نفس گر لاچار ہے زار و ضعیف
گریۂ مسکین کو مت سمجھو غریب

ہو وسیلہ وصل نہین ہے شاہ کا
یونچہ ہے بے پیر حق سون بے نصیب

ڈھونڈھا ایسے مرشد کامل کے تیئن
منزل لاہوت کا ہووے ادیب

گمرہان کو رہ بتاوے العلیم
حق اجابت سون کرے دعوت مجیب

چھوڑ دے دنیائی فانی کی طلب
کر طلب دیدار باطن کا کسب

راحت دنیا ہی یکساعت کا خواب
جاگ ایدل عشق مین ہو کر طرب

ہی جتا دنیا کا جو کچھ حاصلا
عاقبت مین ہی وہ سب ظلم و غضب

تم

عمر یون صد حیف چپ چاپ چلی
مال و زر فرزند و زن آخر تجھے
نفس تجھکو کھینچتا دنیا طرف
شش جہت سون جا گذر ایدل شتاب
عشق مین آ جا گذر کر عقل سون
شرم مت رکھ ننگ اور ناموس کا
عشقبازی اور خیالا مان کا ڈر

نہین کیا معلوم ابتک تو عجب
آتش دوزخ کے ہین گویا حطب
جانب حق چل اُسے دیکر ضرب
مذہب و ملت مین نہین ہے وصل رب
مت بتا بعد از کسے حسب و نسب
گر کرین عالم بدی تجھ پر نصب
دوئی کے تئین جاگا نہین ای حق طلب

ہے علیم اللہ عاشق ذات کا
بدگمان اُس سون نہو اے بے ادب

ربکو حاضر بوجھکر کہتا ہی غائب کیا سبب
جسم و جان خمخانۂ قدرتمین کوئی بکیف نہین
خوش صدا اور خوش شکل خوش مے محبت ذات حق
شمع کی خوش بات سے کیا کام رکھتا ہے مگس
زہد اور طاعت مین جو مُتعلّم ملکوت تھا

دیکھ قبلہ روبرو ہوتا ہے بائب کیا سبب
زاہدا تو کیف سون ہوتا ہے تائب کیا سبب
زاہدا نہین معتقد حسن عجائب کیا سبب
بولتا ہے اسقدر دیوان صائب کیا سبب
زاہدا اوسکا تو پھر ہوتا ہے نائب کیا سبب

العلیم اللہ ہر ایک عالم ہے ہر ہر قدر پر
دیکھتا گر چشم سون کہتا ہے غائب کیا سبب

غفلت مین سویا اب تلک پھر ہوویگا ہشیار کب

یاری لگایا خلق سون پاوے گا اپنا یار کب

جھوٹھی محبت باندھ کر غافل رہا اپنے سون حیف

بلبل ہو سنپڑا دام مین دیکھے گا پھر گلزار کب

یہہ خواب و خور فرزند و زن اور مال و زر زندا ہوا

تو چھوٹ کر اس قید سون حاصل کرے دیدار کب

حرص و ہوا بغض و حسد کبر و منی بخل و جھل

اس رہزنان سون باچ کر ہوویگا برخوردار کب

اس نفس کافر کیش کی خصلت تجھے معلوم نہین

گر قتل کیتا نہین اوسے تجھکو ملے دلدار کب

بن پیر پہنچا نہین کبھی کوئی ساحل مقصود کو

ملاح بن کشتی کہین ہوتی ہے دریا پار کب

بر حق علیم اللہ کہا رب قول یہہ ہی حسن اشیاء

جنت سے طالب کو کہو آوے نظر دیدار کب

سب پیر اور فقیر سون ہون کمترین آن

ہر شئی منے محیط سون یون ذوالجلال تے

ارواح ایک لاکھ کروڑان کیا لباس

دیگر قدیم روح کا بسیار تیرے پاس

سنکے تیرے سوال کا نادر طرح جواب

جون تن مین جان بھر اھے دگہ جون نظر مین تاب

سو جان سون لیے ہی جیسا مگر بعد بیر آب

کیڑونکا جو مثال دریا روح کا خطاب

ارواح ذات پاک ہے نور محمّدی	بقدر اُسکو بولنا بسیار نا صواب
محروم جو رہیگا محمد ﷺ کے نور سون	اوسکو رواہین تو ہی نقصان شیخ و شاب

کہتا ہے رمز علیم رہِ مستقیم کا
مانین تو خوب نہین تو رہین در خروشِ خواب

ردیف تے

اپنے سے بے سمجھ کو حق کی کہان پچھانت
من عرف کو نہ بوجھا قد عرف سون جہالت
ہے فرض بوجھ اول اپنا پچھے خدا کو
بے بوجھ بندگی ہی سب رنج اور ملامت
جنّت کی تو ضروری بوجھا ہے بندگی کو
بخشش نہین ہے ہرگز جز لطف اور عنایت
حرص و ہوا مین پڑکر حق سون ہوا ہے باطل
پھر مانگتا ہے جنت کیا نفس بد خصالت
بن قلب کی حضوری منظور کیون پڑیگا
روزہ نمازِ رسمی سجدہ سجود طاعت
معبود کے مقابل عابد کو عبدیت ہے
غیبت مین چپ رہنا کیا محض ہے خجالت

تن نفس اور دل روح سر نور ذات ملکر
اپنے مین حق کو پانا ہے افضل العبادت
بن پیر کے خدا کو پایا نہ کوئی ہرگز
کامل کو کیون پچھانے بے صدق و بے ہدایت
نہین ہے علیم کو سچ تقوی عمل پہ لینے
دیدار کا صنم کے کافی ہے استقامت

عمر جاتی ہے بخبر ہیہات
کام کچھ اپنی عاقبت کا کر
گنج قارون اگر کریگا جمع
کیون ہوا حرص مین رہا اٹکے
چپ اندھارے مین پڑے غفلت کے
روز میثاق کیا کیا تھا شرط

دم ہے برباد سر بسر ہیہات
کیون اجل سون ہے بیفکر ہیہات
کیا لیجاویگا در قبر ہیہات
جون مگس شہد کے او پر ہیہات
کیون ہوا کور بے بصر ہیہات
قول حق کا گیا بسر ہیہات

ہے گنہگار سخت علیم اللہ
گئی غفلت مین سب عمر ہیہات

بزرگان جملہ باوصف کمالات
گنہگارون کا کب ہے عذر منظور
پریشانی اچھے کیا سخت او سو قت

جناب حق سون کرتے ہین مناجات
عجب نہین گر نوازے فضل کے سات
گواہی جبکہ دیوین پانو اور ہات

علیم اللہ

علیم اللہ اگر عاصی ہے یارب
ترے دیدار کا مشتاق دن رات

ردیف جیم

غفلت کا کر شتابی معالج علاج آج
تو فکر عاقبت کی اپس کے کر آج آج

دل سوں نکال غیر کا سب شرم لاج آج
بعد از نکر سکیگا مگر اپنا کاج آج

سود البقا کا لے تو محمد کے ہاتھ سوں
درگاہ حق صبا تجھے گر احتیاج آج

اس بیوفا جہاں کا نکر اعتبار کچھ
امید رکھ نہ کس سوں مگر حق کی باج آج

دے چھوڑ اختیار کو ہو مطلق العنان
دینے کا آخرت کے ادا کر خراج آج

روشن کیا ہے مشعل ذاتی کے تئیں علیم
حرص و ہوا کے گھر کا بجھا کر سراج آج

ردیف حا

حق کے بدل ہشیار ہو ای یار در وقت صبح
وہ وقت خاص الخاص ہے بیدار در وقت صبح

کر ذکر حق کا بے عدد حق ہو ویگا تجھ پر مدد
امروز تا روز ابد در کار در وقت صبح

صاحب تیرا ہے جاگتا تو سو رہا ہے نیند میں
حق کے قہر کا خوف کھا غمخوار در وقت صبح

غفلت مین ساری رین تو تھا بندگی سون بیخبر
کر یاد حق کا اسم ہو ہُشیار در وقت صبح
تجھہ بندگی کے مال پر کیا چور کامل خواب ہے
کرتا ہے وہ تجھہ سون دغا یکبار در وقت صبح
چاہے بچا کر چور سون لیجاوے اپنا مال وہن
ہشیار ہو ساری رین تیار در وقت صبح
نازل ہے تجھہ پر نور حق حق کی طرف سون ہر گھڑی
معلوم نہین تو دیکھہ لے دیدار در وقت صبح
سب مین حق کا بھید ہے اور سرّ حق تسمین عیان
کھلتا ہے تجھہ پر غیب کا اسرار در وقت صبح
ہے ذات حق ساری رین اپنے مین آپہی مشتغل
کیا مصطفےٰ کا بات ہے ای یار در وقت صبح
ہر رین مین تو بوجھہ لے ظاہر قیامت کا نشان
ہے روز محشر کے نمن آثار در وقت صبح
ہر حق علیم اللہ سب یہہ رات دن پر نور ہے
ہیگا منور نیّرِ انوار در وقت صبح

ردیف خا

مرغ زیرک عقل کا ہے عشق کا صیاد شوخ
عقل ہے بسیار شیرین عشق کا فرہاد شوخ

عقل اپنے دام مین کرتا ہے کل عالم کو قید
بند اور زنجیر سون ننت عشق ہے آزاد شوخ

عقل بوجھا عاشقان سب واجب التعزیر ہین
قاتل عقل و فہم ہے عشق کا جلاد شوخ

عقل کو سب ملک مین ہے داد انصاف و عدل
کیا نہایت عشق کا ہے بادشاہ بیداد شوخ

فہم اور فکرت مین اپنے عقل گر فولاد ہے
آپ کرتا ہے گلا کر عشق کا حداد کا شوخ

عقل کے میزان مین آیا بحر او ربر کا حساب
نہین مگر آیا عدد مین عشق کا تعداد شوخ

عقل سون جائے گذر تب عاشقان پاتے ہین وصل
ایعلیم اللہ عجب ہے عشق کا ارشاد شوخ

ردیف دال

تو عبث غفلت مین پڑکر حق سون ہوتا ہے بعید
مین ترے نزدیک ہون کہتا ہے من حبل الورید

بے ریاضت کیون الیسمین یار اپنا پا سکے
دیکھہ حق کیواسطے کیا رنج کھینچے ہین فرید
تجھہ کو ویسے عشق کا نہین شوق تو مقدور لگ
مُوتُوا قبل انت مُوتُوا کے امر پر ہو شہید
موت کے آگے موا سو نا ابد لا موت ہے
ہر رین معراج ہے اور روز ہے یکروز عید
تو خودی سون جاگذر اپنے خدا کیواسطے
حق دکھاویگا اپس کا حسن ہر لحظہ جدید
جاگ اے دل خواب سون غفلت کے ٹک ہشیار ہو
عشق کے دوکان ہین جا سودا وصل کا کر خرید
زندگی دو روز کی ہر دم غنیمت بوجھہ کر
دیکھہ لے دلدار کو کرتا ہے کیون وعدہ وعید
یہان نہین کس پر رکھا ظاہر ارادت اعتقاد
ہے وہان شیطان تیرا پیر تو اوسکا مُرید
یہان نہین دیکھا سو وہان کیونکر پچھانیگا اوسے
ہے یہان اندہا سو وہان آیت ہے در قرآن مجید
دین کی نعمت چھوڑ پھر جانا طرف مردار کے

کہیا نہایت ہے نجس تجھہ نفس کا کُتّا پلید
ای علیم اللہ سخن حق کا نہایت تلخ ہے
دوست کہتا ہے دکہا کر قفل کی گویا کلید

حق کو جہتا ہے تو ایعاقل وجود
بوجھ اوسکو اپنا اللہ اور رسول
وہان خودی اور دوئی کے تئین جا نہین
جون چلاوے تیو تجہہ چل مین پنکو چھوڑ
جان لگاوے وہانچہ لگ تصویر ہو
تب وہ تیری چشم دل کے دیکھ صاف
تو اوسسے غفلت کے پردے دیکھ عین
پہودسا نینون ییتا روشن آفتاب
گم ہوا مین تو سگل اس حال مین
دیکھ جون قطرہ ہے خشکی پر جُدا
ذات سو دریا اور قطرہ سو صفت
ذات سو اللہ صفت اوسکی بشر
جب کیا بندہ صفت اپنی فنا
چھوڑ کر اس راہ کو جو کوئی چلا

کر کسی عاشق کے تئین جا کر سجود
تب تجھے ہوویگا باطن کا کُشود
آرسی سون دل کے دُہو زنگ کبود
صاف ہوا آتش پہ جیون جلتا ہے عود
دیکھہ مت اپنی طرف اور کس حدود
گھس لگا ویگا خوش انجن زود زود
معرفت کا گنج اور حق کا شہود
دل ہوا پر نور اور تابان فزود
وہان کسے جز ذات حق دیگر نبود
ایک ہوا جب جا پڑا دریا مین کود
ملکے دو ہوتے ہین دیکھوا ایک عقود
ایک اپنا ہونیکا بولا سو قعود
تب ہوا اللہ اپنا اوسپر رُود
وہ نہین پایا کبھی کوشش سون سود

نحن واقرب ہو کے تجھ مین العلیم
یون کیا ہے بھید وہ رب الودود

احدیت اور واحدیت ایک عدد
میم کو احمد کے میانے سے نکال
میم کا جب مین پنا جاوے نکل
قدسیان جسکو کئے ہین سب سجود
تو جو رکھتا دل مین جنت کی امید
یک گنہ سون بہار جنت کے ہوا
مال و زر رکھتا ہے کیون فی جیدہا
فقر کی دولت سمجھ لے لایزال

گر جسے وحدت مین حق ہووے مدد
دیکھ لے تو بعد ازان کفوا احد
تب وہی احمد ہے اللہ الصمد
یک گنہ سون حق کیا ویسے کو رد
یون گہنہ کرتا ہے نِت دن بے عدد
تو ہے فرزند جسکا وہ تیرا ہے جد
عاقبت مین ہے وہ حبل من مسد
ہے بقا یکسان ازل سون تا ابد

العلیم اللہ جنت اور جحیم
حق کیا پیدا ازل سون تا ابد

وجودان سگل جگ ہین سو جود واحد
احد ہو کے احمد محمد کہایا
کرین عابدان عبدیت اور عبادت
تجھے اب جو دستا ہے منڈان سارا
علیم اللہ ہر گز نکر راز ظاہر

جمع روح شاہد ہے مشہود واحد
ہوا احمد سون اپنے مین محمود واحد
سگل بحر اور بر کا معبود واحد
یہہ نابود سب جسم و جان بود واحد
حقیقت مین سبکا ہے مقصود واحد

ردیف را

دیا ساقی لبالب مجھ کو ساغر / ہوا سارا کدورت دل سوں باہر
عجب تھا مست ساقی جام تیرا / چھپا باطن لگا دسنے کو ظاہر
اندھارا غیر کا جی سوں گیا ٹل / ہوا خورشید انکھیاں میں حاضر
دیا ذرے کو اپنے مہر سوں نور / ہوا اس کرم سوں آپ ناظر
لگا کر فیض کا مجھ جگ میں انجن / کیا ہے گنج سوں باطن کے باہر
تصدق جان و دل سوں میں سراپا / نوازش سات تیری دو جگ میں نادر

علیم اللہ ترا ساقی سچا ہے
لقب جس کو محی الدین قادر

حسن کا دیکھ ہر طرف گلزار / عندلیباں ہوئیں دل افگار
عشق کی می سوں جو ہوا سرمست / دل ہوا اس کا خانہ خمار
یار آیا ہے جب معالج ہو / درد فرقت میں نہیں رہا بیمار
آپ عاشق ہے حسن پر اپنے / ہے مرے جان کا عجب اسرار
کہیں عاشق کہیں ہوا دلبر / کہیں معشوق کہیں ہوا دلدار
کہیں ہوا شمس کہیں ہوا ہے قمر / کہیں ہوا نور کہیں ہوا ہے نار
کہیں ہوا ارض کہیں ہوا ہے فلک / کہیں ہوا بحر کہیں ہوا اشجار
کہیں ہوا انس کہیں ہوا ہے ملک / کہیں ہوا دید کہیں ہوا دیدار

کہین پیمبر کہین ہوا ہے ولی
کہین ہے قاضی کہین ہوا مفتی
کہین ہوا جان کہین ہوا جانان
حق ہین حق ہو سدا انا الحق بول

کہین ہوا شیخ کہین ہوا زنار
کہین ہوا مست کہین ہوا ابرار
سب مین ہے اور کہین سبھون سے یار
دیکھ منصور کیون چڑہا ہے دار

ایک پنا ذات کا علیم اللہ
شرع بن غیر کچھ نہ کر تکرار

ہے محمد جسم و جان پروردگار
آدم و حوا احمد اور حق
نا کسی کا کوئی مادر اور پدر
مرد و زن کس کا نہ کوئی دختر پسر
نقش ہین سب دیکھ اس نقاش کے
فیل کہین دستا ہے کہین دستا شتر
وحش کہین دستا ہے کہین دستا ہے ببر
شیر کہین دستا ہے کہین دستا ہے خر
صورتان دستی ہین ہر ایک کی جدا
کیا کھلاڑی ذاتکا کھیلا ہنر
جون کھلایا تخم اپنی شکل کو

یہہ سدا دو جگ مین کہتا ہون پکار
عشق ہے یکذات مل کر ہے چہار
عشق سب کرتا ہے مظہر آشکار
جان ایک سب اسکے بھید بے شمار
کہین خزان دستا ہے کہین دستا بہار
کہین پیادہ دیکھ کہین دستا سوار
سور کہین دستا ہے کہین دستا ہے مار
اسپ کہین دستا ہے کہین دستا حمار
کئی کروڑان اسم اور لاکہان ہزار
دیکھ دکھلا کر بھلایا ٹھار ٹھار
کہین ہوا پھل پھول کہین ہوا شاخ خار

العلیم اللہ وحدت بول کر
عالم غفلت کو مت کر بے قرار

دونو جہانمین دیکھہ ہے ایک نور کا ظہور — توحید اُسکی باج ہے سب وہم اور غرور
دیدار بن نہ مانگ دگر عاقبت کی خیر — تو کیا کریگا لیکے وہان حور اور قصور
جنت سون ہے زیادہ خوشی حق کا دیکھنا — دوزخ وہی سمجھ جو پڑا ہے خدا سے دور
طاعت خدا کے گھر ارہ کے قبلہ رو — تو کس کو دیکھتا ہے پیا ہے نظر حضور
خلوت میں دل کے دیکھ پیا کے جمال کو — گمراہ کیون ہوا ہے آپے نفس
جسکے طفیل ظاہر و باطن دسا تمام — دیدار اُسکا دیکھنا تجھکو ہوا ضرور

کہتا ہے یون علیم سمجھا کر جہان کو
صورت شکل پیا کی سراپا ہے نور نور

یک ادا سون دو جہان تسخیر کر — جان جان آیا ہے کچھ تدبیر کر
بھار نکلا ہو کے دُر یشا ہوا — کُنت کنزاً کی صدف کو چیر کر
جان من قدرت سون اپنے وہ حکیم — دم کو را کھا جسم سون زنجیر کر
کیون نہ پہنچے ساحل مقصود کو — عشق آیا ہفت دریا تیر کر
حرف اٹھائیس ۲۸ سون ترکیب جسم — عشق کے تعلیم سون تفسیر کر
جو ہدایت کا ہے تجھ کو بچن — طفل گر ہے پوچھ اُسکو پیر کر

العلیم اللہ محبت کا رقم

صفحۂ دل پر سدا تحریر کر
تب کس منزل بین تیرا بول کہان ہے دل کا ٹھار
دم ترا آتا ہے کہان سون بول کہان جاتا ہے بہار
دم کے تین بوجھا سو کہنے اُسکے تئین انسان ہے
نہین تو صورت آدمی سیرتمین ہے مثل حمار
مین کہتا سو کون ہے اور تو سمجھتا ہے کسے
کیون عبث مین تو مین پڑکر عبث ہوتا ہے خوار
راہبر ہے کون تیرا بول تو کس کا فقیر
فقر کا کیا حاصلا سمجھا مجھے مت ہو گنوار
عاشقان کے بزم مین یکرنگ ہو اے بوالہوس
مت کھا بلبل نمن چونڈا پھلا کرنا جدار
بحر کے غواص سے مت بحث کر اے خام طبع
نہین گیا ہے عمر مین لیٹے تو دریا کے کنار
کج بحث آتا ہے کرنے جنگ جب عشاق سون
جیون نکہ طیر سغت رنجی ہو گیا آخر شکار
پوچھنا آیا ہون جو کچھ سوال کا میرے جواب
تھرتھراتا ہے عبث سیماب نمنے بیقرار

نا کہے لگ جواب تجھ پر فقر کا لقمہ حرام
بزم رندان سون نکلجا جلد تر ہو کر فرار
شور اور غوغا عبث کرتا ہی کیون رنگ کر لباس
منہ اُٹھا جاتا ہی جیون بے قید شتر بے مہار
ایعلیم اللہ نکر کچ بحث سون سوال و جواب
حاصلا حرفین نہین ہوتا بجز غوغا پکار

ردیف زا

سور جیون ذرے کو کرتا سرفراز
نور سون ہر ذرہ جیون خورشید ہے
شاہ جو محتاج کو کرتا غنی
عشق کی منزل مین عاشق راند ان
تو حقیقت منزل مقصود بوجھ
صدق بن دریا مین دل کے ٹھار نہین

عاشقان بھی یون ہین نکتہ نواز
یون عطا کرتے ہین تجھ کو اہل راز
عاشقان دو جگ سون کرتے بے نیاز
قائم و صائم ہین در روزہ نماز
عاشقان کہتے شریعت کو مجاز
جیونکہ سرگردان ہے بے لنگر جہاز

اہی علیم اللہ کس لاہوت مین
مطرب ستری کیا ہے ہو کا ساز

نفس میرا ہے بدخیال ہنوز
زشت خواہش سون کے دل کے دریا مین

ہنبن سٹا غیر کا خصال ہنوز
پھینکتا ہے طمع کا جال ہنوز

کیا کسی خر کے تئین مسخر کر — دل مین لاتا ہے یون ابال ہنوز
تجھ بنا ای کریم اب لگ کچھ — نہین کیا کس ستی سوال ہنوز

نفس کو بد سمجھ علیم اللہ
نہین کیا سہو انفعال ہنوز

دل لیا نہین دلبر جانی ہنوز — ساحری مین جسکے نہین ثانی ہنوز
دلکو دو ٹکڑے کرے ایک آن مین — کیون بتایا وہ نہین پانی ہنوز
آب ہوتا ہے پگلکر سنگدل — زندہ ہے داؤد الحانی ہنوز

سحر ہے ہر بات علیم اللہ کی
انوری سے جرخ خاقانی ہنوز

عشق کا ہونے لگا جب تیغ تیز — نفس کر نیکو لگا وہان سون گریز
رام کہان ہوتا ہے وحشی عقل کا — عشق کا توسن ہوا جب اسپ خیز
نفس ناحق یون اڑایا طوطیا — اب تلک لقمان کہتا ہے پرہیز
لاجرم ہے نفس امر رب کو دیکھ — باز سون کان مرغ کر سکتا ستیز

نفس کہتا عاشقان کو ای علیم
ہوویگا کب جھکو روز رستخیز

نہین فرصت امر سون رب کے دم کو ایک پل ہرگز
نچھوڑا صورت ہستی کو ظاہر مین اجل ہرگز

عبادت اور تقوی اگر زاہد کیا تو کیا
عنایت بن نہین کچھ کام آتا ہے عمل ہرگز

اگرچہ آب مین لندن ہمیشہ غرق رہتا ہے
نہین مہتاب بن کھلتا کبھی دل کا کنول ہرگز

نصیبے بن کسی شئی کا نہین تحصیل پہچانا
کہان تبدیل ہوتا ہے رقم کلک ازل ہرگز

بجز مقسوم وصل حق کہان ہر کس کو ملتا ہے
نہین تقدیر بن ہوتا کوئی اہل دول ہرگز

کرم بن حق نہین کرنی کسیکی کام آوے کچھ
پیا چاہے بجز دیکھو نہین ہوتا وصل ہرگز

بشر کیا کر سکے کرنی خدا کے وصل کے لایق
کہان خورشید مین ذرہ یون کر سکتا دخل ہرگز

تجلی مہر کی اپنے وہ جب ذرے پہ کرتا ہے
جدا معلوم ہوتا ہے اصل سون کچھ نقل ہرگز

علیم اللہ بجز دیدار حق سون کچھ نہین منگتا
نہین درکار ہے کچھ اسکو حوران اور محل ہرگز

ردیف سین

جبکہ لاگا باجنے دل کا جرس
ہاتھہ ملتا نفس جیون مثل مگس

عشق کا شعلہ کیا جب دل مین ٹھار
نفس کے خطرے ہین جیون مانند خس

چور کو نہین ہی سکت جس ٹھار مین
دوڑتا پھرتا ہی تا خفی بیش و پس

عقل کا خبر پہنچ کان سکتا اُسے
عشق جاتا جب کُدا دل کا فرس

عشق کو کوئی نہین سون کچھہ کام نہین
ہے لوازم نفس کا حرص و ہوس

عاشقان کو نہین ہے پروا جان کی
اُنکو اپنے یار کا دیدار بس

جب علیم اللہ ہوا عاشق سچا
تب دکھایا دلربا اپنا درس

آس رکھہ حقکی جگت سون نراس
ما سوی اللہ کے علیٰ ہذا القیاس

جی سون جاتا ہے گذر جس راہ مین
کیا کریگا تو وہان تن کا لباس

حرص نے گندہ کیا دل کا دماغ
نہین تجھے آتی ہی خوش باطن کی باس

نفس کا غلبہ ہوا جس حال مین
ہو گیا جون سونت کانٹا سب کپاس

حق دیا لا تقنطوا تجھہ پر دلیل
رحمت حق سون نکو کر دلکو یاس

اے علیم اللہ خوش رہ دین مین
غیر سون ہرگز نہو خاطر اُداس

شمع جو دل کے تن ہوا فانوس
چشم ظاہر ہی نور سون مایوس

رنگ و روغن پہ ہی نگاہ اٹک
جو نکہ اوڑنے سون رہ گیا طاؤس

دل کا غواص ہمارا نہین نکلا
کیا ارادہ پہ ہو کمال خوشی

عشق کا کیا عمیق ہی قاموس
دل مین جب باجنے لگا ناقوس

عشق مین یار سون ملا ہے علیم
عقل کا چھوڑ ننگ اور ناموس

ردیف شین

دیک سون دل کے کیا جب عشق جوش
ہشل کف باہر ہوا سب عقل و ہوش

کیف سون عالم کو سارے مست کر
دیکھ کیون ہشیار رہتا می فروش

عیب مین عالم کے مت آلودہ ہو
ہی وہی ستار سبکا پردہ پوش

تو کسی کے عیب کا پردہ نہ پھاڑ
دیکھ اپنا عیب ہرگز مت خروش

نفس اپنا ہی سراپا عیب دار
ہو اپس مین آپ جون حلقہ بگوش

ہی تو دیکھا فعل سارا خیر و شر
عشق سون کر بیخودی کا جام نوش

ای علیم اللہ بچن کر کام کا
گفتگو سون غیر کے ہو جا خموش

چھوڑ دے ای نفس اب فکر معاش
تو عبث مقسوم کا کرتا تلاش

ہی وہی رزاق رب العالمین
کیا ہی تیرا ہوش کیا تیرا تماش

جان دیتا قوت کی تجویز مین
تن کیا اس مین سراسر پاش پاش

جستجو کر کچھ خدا کی راہ مین
حاصلا تیرا تجھے کہتا ہون فاش

العلیم اللہ قلم تقدیر کا
ہے وہی مقسوم باقی سب خواہش

ردیف صاد

بحر عرفان مین جو ہوا غوآص
ہاتھ اُسکے لگا ہی گوہر خاص

روح جب راہ لامکان دیکھا
ہو گیا جسم کے قفس سون خلاص

جو یگانہ ہی یار کا اپنے
اوسکو بیگانگان سون کیا اخلاص

عشق کے نشہ کا دیکھ کر قانون
بھول گئے رقص ہوش کے رقّاص

عشق کے شرع کی عجب تعزیر
جان دینا ہی جان بغیر قصاص

زلف کے سلسلے سون ای سالک
پھر کسیکو نہین وہان سے مناص

عشق کے فن مین ہی علیم حکیم
نبض دل کا اُسے ہی فہم و خواص

ردیف ضاد

حکمت مین عاشقان کے پچھانتے ہین نبض دلکا
کرتے ہین دفع دلستی نفسانیت کا مرض

علت بدل الیسکی شتابی طبیب پاس
جا بول اپنا حال بیان کر اپسکی غرض

نہین علتی کے ہاتھ سون ہوتا ہے کار عشق
کیونکر ادا کریگا تو روزہ نماز فرض

قالو بلی کے قول سون جب تو کیا قرار
وہ قول امر فرض ہوا ہی تیرے پہ قرض

کھتا ہی حار حرز بہر مدہ ایت بلا ریا

در کار نہین علیم کو کرنا کسی سون عرض

ردیف طا

عاقلان خانہ سراب غلط
نہین رواحق کے باج غضب و جلال
منفعل نفس ہے سدا دل سون
دل کے دریا مین جوش حسرت سون

دررہ عاشقی شتاب غلط
در طریق خدا عتاب غلط
کچھ رکھتا ہے وہ نقاب غلط
حرص لاتا ہے جیون حباب غلط

اے علیم اس سرائے فانی کو
دیکھ دستا ہے جون سراب غلط

ردیف ظا

کیا کھلاڑی ذات کا کھیلا ہے بازی الحفیظ
کہین کرے پوجا صنم کی کہین نمازی الحفیظ
لن ترانی کہین کہیا اور کہین ہوا پردے سون عیان
کہین ملا خلوت مین آ کہین بے نیازی الحفیظ
ایک سون کہین گل ہوا اور کہین سمایا ایک مین
کیون کرے اب عقل اسپر امتیازی الحفیظ
اپنے جوہر کا اپے آیا ہے ہو کر جوہری
کس لطافت سون کیا بندہ نوازی الحفیظ

شمع جان روشن کیا فانوس مین تن کے تمام
یک سون یک دستے جدا ہر شکل تازی الحفیظ
تخم جب گلشن ہوا وحدت سون کثرت مین نزول
ہی حقیقت تخم سب گلشن مجازی الحفیظ
سب مین اور سب سے جدا ہو کر دکھایا آپ کو
ذات مین کسرے کی سحر سازی الحفیظ
دو جہا نکا حسن جو نقطے سون کینا آشکار
دیکھ اب چوڑائی اوسکی اور درازی الحفیظ
کہین علیم اللہ کہا یا کہین ہوا آپے کریم
کیا نہایت ہی کرم اور سرفرازی الحفیظ

ردیف عین

عشق جب حسن سون ہوا آے طلوع
ہی حقیقت مین حسن سعنا طیس
دل کے کعبے مین عشق کا طواف
عشق پیدا ہی عاشق و معشوق
کہین قعدے مین کہین کھڑا بہ قیام
کہین جماعت مین کہین رہے تنہا

طبع عشاق تب ہوے مطبوع
آہنی دل ہوا ہی جس سے رجوع
ہی عبادت وہان خشوع و خضوع
جسم بیجان ہین [illegible] وقوع
کہین سجدے مین کہین کیا ہی رکوع
کہین خلوت مین کہین رہے مجموع

قدر رکھتا ہے کیا کمال علیم
آپ صانع ہے اور آپے مصنوع

ردیف عین

جب حسنکا صنم کے ہوا نوبہار باغ
ہر گل سون ہر کے دلپہ ہوا ہر طرحکا داغ

جب کچھ نتھا تو آپ اتھا خود بخود نہان
ساقی کہان شراب کہان اور کہان ایاغ

دِستا ہے مجھکو صورت رنگ ایک سون جدا
سب تنکے تا بدان مین یکرنگ ہے چراغ

نقش و نگار دیکھ شمع کو گیا ہی بہول
غفلت سون دیکھتا ہے جدا عندلیب و زاغ

سب صورتان مین حسنکو دیکھا ہی اے علیم
پایا ہی بس ہین سب سون جدا عشق کا دماغ

ردیف فا

ذکر کے مصقلے سون کر دل صاف
دیکھ لے آسمین قاف سون تا قاف

ہوئے سب دل ستی کدورت دور
صاف دِستا ہی پردۂ شفاف

حق نہین جب تلک کدورت دل
دم عشق اوسکا ہی سراسر لاف

حکمت حق کا کیا کہ صانع ہے
نین کے عین پر ہی عین غلاف

عین ہی عین غیریت اپنا
لوح سون دلکے دھو کفر کا لاف

یار آن ہی کما کان
مختلف خلق کا ہوا ہے خلاف

ای علیم عاشقان رویت کو

ہے دو عالم مین دید وجہ کفاف

ردیف قاف

یار کے دیدار کا رکھہ اشتیاق
آرزو دہر وصل کی مالا یطاق

زندگی ہی وصل کی گویا ہی موت
یہان ہی جیسا فرق ہان ویسا فراق

یہان نہین دیکھا تو محشر مین کہان
جان ہو انجان رکھتا ہی نفاق

جی سے جاتا ہی گذر جس راہ مین
تو عبث کرتا ہی ایتا طمطراق

ای علیم اللہ چمن مین عشق کے
زاغ و بلبل کا بنے کیون اتفاق

ردیف گاف

عشق ہی دریای وحدت کا نہنگ
یا نیستان بقا کا ہی پلنگ

عشق ہی یا اژدہای جان ستان
عقل مین رکھتا نہین پھر کس سون جنگ

عشق رکھتا نہین کسی شمشیر سون
کارگر نہین جس اُ سپر تیر وخدنگ

یک نگہہ مین جس کو کرتا ہی نہال
ہین نظر مین اُسکے یکسان لعل و سنگ

دو نظر نہین دیکھتا اور بوجھتا
شمع سب قندیل مین ہی ایکرنگ

غیر کو جاگا کہان تس سینہ مین
آپ اپنے شمع کا ہی پتنگ

العلیم اللہ دنیا کے واسطے
چھوڑ دے سب غیر کا ناموس ننگ

ردیف لام

بیم کے دیکھنے کے تماشا کو جائین پل
اپنے پیا کو عشق سون اپنے رجھائین چل

جلسہ کیا ہی یار محلمین جلی کے آج
خلوتمین اب خفی کے پیا کو بلائین چل

پروانہین پیا کو کسیکے وصال سون
مَن سون اُسیکے اُسکو اپسمین رجھائین چل

دم کا سرود کر کے ازا دیکا تار باندھ
سرّی صدا کا صور بجا کر سنائین چل

ناسوت سے گذر کے تفرج سون ای علیم
لاہوت کے مکان مین سدا غل مچائین چل

بول ای درویش کامل مجھہ قلندر کا سوال
فقر کیا اول خبر قرآن مین دیتا ذوالجلال

فقر آخر بول کیا ہی اور خانہ فقر کیا
ہی کلید فقر کیا سو بول ای صاحب کمال
تاج فقر اکسکو کہتے اور ارادہ فقر کیا
کیا قلندر کا ہی مشرب بول اُنکا حال وقال
مرکب درویش کیا ہی اور راہ فقر کیا
قوت درویش کیا ہی اُنکا اور قوت حلال
فقر کا کیا ہی کمربند اور لقمہ فقر کیا
توشۂ درویش کیا ہی بول عارف بیمثال

ہیوہ درویش کسکو بولتے اور نقل کیا
بول کِس می کی ہے ہستی اور دلبر کا وصال
کیا ہے گذران قلندر اور کیا اونکا لباس
زیور دسہ بیش کیا ہے اور قلندر کا جمال
زندگی کیا فقر کی اور ہوت درویشی سو کیا
ہو تو اقبل کا نفع اور بول نقطے کا زوال
جب فنا ہووے یہہ سب باقی رہیگی شی سو کیا
دیکھ لے یہہ راز سارے مرشد کامل کے نال
مختصر از روی قرآن تشفی رکھہ کر ہر بیت
سوال ایک کمتر ہے بیراعارفان کے حسب حال
کا ملان سون مدعا بیر ابی مرشد کے طفیل
العلیم اللہ یقین کر نہین تو کہنا کیا مجال

اسی قلندر بینوا سُن کان دہر تیرا سوال
فقر اول ہے فنا فرقان مین قول لایزال

فقر آخر ہے بقا اور خانہ فقیری جمع دل
فقر کی کیلی ارادت بوجہہ اسی صاحب کمال
صبر لقمہ فقر کا اور جان ہمت زور ہے

یاد حق کا ہے غذا اُنکا سدا قوت حلال
ہے رضا تسلیم میوہ فقر کا اور نقل غیر
می محبت سون سٹک محبوب ذاتی کا وصال
ماسوی اللہ جگ گذرا اور اُنکا عُریانی لباس
فقر کا زیور خرابی اور منور ہے جمال
زندگی دیدار کی اور موت غفلت جان تو
جان لمپے سون گذرنا موتو قبل کا خیال
مَن علیہا فان اور باقی ہی وجہ اللہ سمجھ
ذات مطلق بولتے اور اسکو بیچون بیمثال
کاملان کو کسب سون حاصل ہے ہردم حال عشق
یہ جواب سوال سارا واصلان کون قیل وقال
بوجھنا باطن کا نہین ہوتا جواب و سوال سون
ای علیم اللہ نظر بن دیکھنا امر محال

ردیف میم

منعرف جب تلک نہین معلوم | قدعرف کر سکے کہان مفہوم
عارفان قدعرف سون ہین معروف | جیونکہ خدمت سون ہوا ن خدم
جوکہ لا شیخ بوجھ لا عرفان | علم اونکا جا پڑے موہوم

عقل و دانش خیال و وہم و گمان
ظاہر یکا تمام علم و کمال
عمر سب جسم کی بدل کھویا

پہنچ سکتا ہی کان ہما کو بوم
تخم کی طرح ہوویگا معدوم
فیض سون جان کے رہا محروم

من عرف کر علیم سون حاصل
قد عرف تجھ اُپر ہووے قیوم

ہی عبادت سون برس ستر بہتر ایکدم
حج اکبر تم یقین جانو کہ حاصل ہوئیگا
دل کے درپن کی صفائی یار سون دیکھا ہی جو
زیب و زینت کی صفائی خوش نہین دستی اُسے
زندگی تن کی سمجھتا وہ مثال خواب ہے

دیکھنا دیدار اپنے پیو کا اندر حریم
دل کے دیول مین کرے جو راتدن پوجا صنم
معتبر نزدیک اُسکے کچھ نہین باغ ارم
عشق سون رکھتا ہی جو کوئی چرخ گردون پہ قدم
دیکھتا ہے صورت ہستی کو شکل منعدم

ای علیم اللہ عطا تجھ پر ہوا دلدار کا
تب کریم اللہ کیا اپنا نوازش اور کرم

عشق آ ہم سون کیا جب رام رام
مجلس رندان مین زاہد نہین ستا
گر خلاصی حشر کی منگتا ہی تو
پوچھتا ہی کیا ہمارے رمز کو
گر دکھاوین یار کے کاکل کا تار

ہم کسی حاجی کو نہین کرتے سلام
ہی سبق اول وہانکا جام جام
رندگی کیے پی جی گل فام فام
بے سمجھ بے عشق زاہد خام خام
صبح کو عالم کھیگا شام شام

عی لقی

عاشقی کے محکمے مین ہین نکات | جان و تن اور عقل و دل سب دام دار

ای علیم اللہ زاہد کو لتاڑ
فاضلان مین خوش مچا یا دھوم دھام

جا خودی سون گذر خدا کی قسم
شمع و پتال پروانہ
دل تو کونین سون غنی ہو جا
بول ہت وصل آخرت مین سے
چھوڑ تن پنچ عالم دل کو
جب سون قالو بلی اقرار کیا

تن سون بیہوش ہو رضا کی قسم
ہو تصدق تجھے خدا کی قسم
دید بن مانگ مت گدا کی قسم
تجھ کو کہتا ہون ابتدا کی قسم
کراماہت تو اقتدا کی قسم
مان میری صدا کی قسم

دل سون اے علیم بیخود ہو
شوخ بیباک خوش ادا کی قسم

ردیف نون

اول کر مصقلہ دل کو جو ہووے صاف جو درپن
نزان تو دیکھ لے اسمین پیا کا رات دن درسن
نسجھا دیکھو نہین اسمین عجب سے باغبان نرگین
کہ جسکے حسن کا پرتو جہان سارا ہی ایک گلشن
کہا سو مصقلہ لکا نہین سمجھے نہین یاران

لگا تے نین مین مرشد وہی دیدار کا انجن
ملے دیدار سون جب تو عجب احوال گذریگا
دسیگا نور کا شعلہ زمین سون تا فلک روشن
گذر جنت جہنم سون رہیگا دید مین بیخود
چلیگا جگ سون بیغم ہو گدا گر عشق کا توسن
نہ رہے میزان کا پرواہ نپچھیگا خوف کچھ پل کا
رہیگا روح پر تیرے لباس نور کا جوشن
بجز یاہو و یامن ہو شغل بھی کچھ نہین وہانکا
رہیگا جان جانا ہو نپچھیگا جسم کا برتن
پیا سون مل رہیگا نت نہ رہیگا فرق یکدم کا
وہان کوئی حق بجز تیرا نہین ہے دوست اور دشمن

لکھتے ہین بعد مرنیکے ملیگا حق علیم عالم
دکھایا مکھ حیدر اپنا دو عالم کا جو ہے موہن

دلبر کو دلبری سون منا یار کر رکھون
ایک دم سون جگاون اگر مردہ دل کئی تن
رستا ہے دل میں ہر ایک کا ہر ایک کام مین ایک
وستا ہے مجکو یار کا رخسار گلعذار

ہمنیم کو اپنے ہیت سون گلہار کر رکھون
تا حشر یاد حق منے بیدار کر رکھون
اپنا خیال صورت پرکار کر رکھون
رنگی خوشی سون طبع کو گلزار کر رکھون

سنکلے کو من کے لاؤن پھر انیکا جب جیال
پیتم کے باج ہین ہے مرا اختیار کچھ
بے سر اگر اچھے تو اِسے سر کرون عطا

تسبیح بدن کی توڑ کے ایکتار کر رکھون
مجھ دلکو بیت کے امر مین مختار کر رکھون
دونون جہا مین صاحب اسرار کر رکھون

اندھے کے تئین علیم لگا عشق کا انجن
سب واصلان مین واصل دیدار کر رکھون

جو مکھ ہو ہین کو چندر جانتے ہین
شراب عشق سون جو کوئی سرشار
بزرگان راز دل کے ہین خبردار
جو کوئی پیتم سون لپٹے ہین یگانے
جو کوئی سرشار ہین وصل صنم کے
جو کوئی جام محبت کے ہین مدہوش
گذارے ہین جو کوئی اپنی خودی کو

سورج ایک اسکا اخگر جانتے ہین
غم و شادی کو یکسر جانتے ہین
وہ آہ و واہ کو کمتر جانتے ہین
وہ نامحرم کو پتھر جانتے ہین
زرم خنجر کو نشتر جانتے ہین
جہنم مثل مجمر جانتے ہین
وہ فرش خس کو افسر جانتے ہین

علیم اللہ سمجھتے ہین ترا قال
جو کوئی مشہود و منظر جانتے ہین

دیدار کو صنم کے درس نہ کہین تو کیا کہین
رخشان ہی قلب جس سون روشن نہ کہین تو کیا کہین
قد سرو زلف سنبل رخ گل ہی چشم نرگس

اس حسن کو سراپا گلشن نہ کہین تو کیا کہین
گنج خفی نظر مین آتا ھے جس ہنر سون
بخشش کو کاملان کے انجمن نہ کہین تو کہین
حق راز کے جواہر لاتے ہین بھار دل سون
سینے کو عارفان کے معدن نہ کہین تو کیا کہین
تیغ و تبر سے کٹتا نہین عشق عاشقون کا
الفت کو جان جان کے جوشن نہ کہین تو کیا کہین

گر اہل شرع پوچھین کہہ یون علیم اُن کو
معشوق کو ایس کے سوہن نہ کہین تو کیا کہین

جیا ہون کہ سیر عالم بالا اگر کرون
دھم کا تُرنگ چڑھکے ارادی کی باگ لے
جب آؤن عاجزی کے محلمین ہو خاکسار
ملنے کو آؤن جب شب تاریک مین اگر
ومریا مین دلکے حسنکا دلبر کے جوش و تاب
نادر ہے اس جمعا مین اگر لیلة القدر
صحرا مین خشک شاخ پیا کی نگاہ سون
جان غنیم دیکھنا ہے پیا کے جمال کو

مارے تلک پلک مین فلک سون گذر کرون
محفوظ ہو بلند مکان پر نظر کرون
پتیم کی گرد راہ کو کحل البصر کرون
دیدار سون پیا کے رین کو سحر کرون
سو جان سون تسکے عقل کو زیر و زبر کرون
اس مطلع الفجر ستی ہر شب قدر کرون
یک پلمین باردار شجر باثمر کرون
جایز ہی اس سفر مین فرایض قصر کرون

شش جہت کو محیط کیا ہے جمال یار
دستا ہے ای علیم نظر کو جدہر کرون

ملک مین تن کے اپس خوش عشق کا سُلطان ہون
جسم فانی ہی فاما صورت رحمان ہون
کیفیت معلوم ہی مجھ کو ازل سون تا ابد
جان کر احوال سبکا سب سے مین انجان ہون
چشم ظاہر سے اگر دیکھو تو دِستا ہون فقیر
گنج سون باطن کے اپنے مخزن عرفان ہون
گرچہ کیسے مین نہین رکھتا ہون جمع مال و زر
بخشنے مطلب دلانکا منبع الاحسان ہون
حرف اٹھائیس سون مجھ تن کی ظاہر شکل ہے
علم سون باطن کے برحق معنی قرآن ہون
نفس میری بندگی کرتا ہی تب سون رات دن
ملک مین دل کے ہمیشہ صاحب فرمان ہون
زیب و زینت سون اگر دنیا کے مفلس ہون سدا
دین کی دولت سون الحق شاہ عالیشان ہون
لفظ آرائی نہین رکھتا ہون رسمی علم کی

معرفت مین ذات حقکی معدن عرفان ہون
شرف بخشا خاک کو قدرت سے اپنے رب کریم
العلیم اللہ چرن پر دمبدم قربان ہون

ردیف واو

لگا کر عشق کا کجرا نین کو
ہزاران لیجاون ہر لحظے مین ایکبار
رہے عالم مین اوسکا سیر اور طیر
چمن سون ملکے عالم کو خبر نہین
کراؤن سیر دلکی بوستان کا
دکھاؤن یار کے زلفان سون اکیتا
نتھا آدم انتھا وہ ذات مطلق
صدف مین نین کے دکھلاون گوہر

دکھاؤن یہان ستی حب الوطن کو
کہ جب لگ روح ہے سون رشتہ تن کو
نہ چھیڑے اُسکے کوئی ستائے نین کو
ہمیشہ دیکھتے خاکی بدن کو
نچاوے وہ کبھی ہرگز چمن کو
نچاہے پھر کبھی مشک ختن کو
سناؤن یہہ صدا اب تجھ کرن کو
نہ راکھے آرزو در عدن کو

نہین گوہر وہ مین جیون چاند اور سور
علیم اللہ جہان کے انجمن کو

کرتا ہی زہد زاہد عالم کے دکھانیکو
شب گیہو رہتا ہے محراب مین مسجد کے
عشاق کے طعنے کا مقصود عجایب ہے

جیون مکر کرے تجبہ مردان کے رجھانیکو
طاقت ہی کہان اُسکو خورشید نجھانیکو
چھتے نین اُسے لذت باطن کے چکھانیکو

جو اُسکی فضیلت کی کرتے ہین شکایت کچھ | صحرای محبت کا اُنکے سیر کرانے کو

کامل کے ستانیکا ہے فیض علیم اللہ
جرّاح نہین ڈرتا زخمی کے دکھانیکو

راہ مین حق کے عزیزان آپ کو قربان کرو
یا نہین اُسپر تصدق اپنا جسم وجان کرو
سالکان کب لگ چلوگے رہ مین حق کے ہور چل
عشق کے تیزی کو اپسے چھیڑ کر جولان کرو
کان تلک خاطر رکھوگے آرزو مین تنگ کر
غنچۂ دل باد صبا سون عشق کے خندان کرو
عقل نفسانی تمن مین برقعۂ حیوان ہے
پھاڑ کر پردہ نظر کا آپ کو انسان کرو
خانۂ دل کو رکھو آباد حق کی یاد سون
عشق کی آتش سون تن کو جال کر ویران کرو
توڑ کر تن کو کرو باریک پردے کے مثال
شمع نورانی لگا فانوس تن تابان کرو
دیکھتے رہو روز و شب انکھیان سون تم رب کا جمال
نین کے تھالے مین اُسکو جیون در غلطان کرو

پھیرتے رہو دید کا منکا نظر کے تار مین
رات دن انکھیان کو اپنے اسطرف گردان کرو

بھید کہتا ہی علیم اللہ عزیزان بیحجاب
سنکے اپنے شوق کی شمشیر کو عریان کرو
تم اگر چاہو مکان لا مکان مین گھر کرو
شمع کی مانند سب اپنا سراپا سر کرو
عشق کی منزل مین گر رکھتے ہو چلنے کا خیال
مرشد کامل کو اپنے راہ کا راہبر کرو

جس طرح مرشد چلاوے تم چلو اُس چال سون
راہ و منزل کی نشانیان پوچھ کر ازبر کرو
صدق دل سون راتدن ایسی رکھو الفت کمال
پیر کی صورت کو اپنے نین کا مظہر کرو
حجرۂ دل کی صفائی صدق کا جاروب ہے
جھاڑ کر کچرا وہان کا دید کا بستر کرو
اُس بنا دو جانہ راکھو دل مین جا گہ غیر کو
حبّ دنیا کو جلا خاشاک خاکستر کرو
پیر کا ارشاد ہی جیون ابر نیسان کے مثال

دن بدن دل کے صدف مین ہوند کر گوہر کرو

بھار نکلے بعد ازان دیکھو نظر سون اُسکے تئین

بے بہا دُرِّ عدن کو نین کا اختر کرو

یہہ مکان لامکان کے رہ کی حکمت ہے علیم

گر ہو تم اہل یقین اِس رمز کو باور کرو

ایضاً

عقل جزوی چھوڑ کر ای یار فکر کل کرو

مشعل دل کو جتا فانی چراغان گل کرو

دل لگاؤ ایک سے دونو جہان جسکا ظہور

بو الہوس ہو کر نہ ہرگز عادت بلبل کرو

می محبت سون ہمیشہ عشق مین سرشار ہو

نشۂ فانی سون ست خاطر کو خوی مل کرو

زلف و عارض ہی منور دیکھ وجہ اللہ کا

تم نکو سیر چمن اور خواہش سنبل کرو

قول پر لا تقنطوا کے رہو ہمیشہ جمع دل

ست تمہین خاطر پریشان صورت کاکل کرو

خوف ست رکھو کسی دشمن سے دل مین یکرتی

پشتیبان اپنا ہمیشہ صاحب دُلدُل کرو
ایعلیم الله اوّل عشق مین ہمار ہو
عاشقون مین بعد اپنے عاشقی کا عل کرو

ایضاً

سنو عزیزان سخن ہمارا اجل کو ہرگز نکو بتاوٗ
شتابی مرشد سے جاکے پوچھو خدا کے ملنے کی رہ بتاوٗ
نکو کرو کبر و غرور ہان کچھ غروری اپنے کے تئین بھلاوٗ
بزان لگاو دل سون دل اپس کا پرت لگن دن بدن جگاوٗ
رکھو صفائی سون دلکو اپنے سنو تمہین اپنی سرکشی کو
ہُنمر کی مانند تنکو اپنے خدا کی منزل منے کٹاوٗ
نہین کبرکو ہے ٹھکانا خدا کے لوگان کے پاس ایک تل
اگرچہ سنگتے ہو فیض رب کا اُسکو قربان کر اٹھاوٗ
اچھے خوشی اُنکی جسطرح بن اُسطرح سے چلو تمہین بھی
بنا کے معشوق سا اپسکو اُنھون کی خاطر کے تئین جھاوٗ
اگر تمھارے نصیب یاور اچھین تو اُنکی تم ایک نگاہ سون
کریگے وے سرفراز ایسا دو نو جہان کی مراد پاوٗ
کریم اپنی کیا نوازش علیم تجھپر کرم سون اپنے

ہمین

تمھین عزیزان اسیطرح سون الیس نین کا نگر بساؤ

یار جب نینون مین آیا ہو بہو
جیون سناتیون آمین پایا ہو بہو

قال کان ہوتا مقابل حال سے
نور کا سب چھایا ہے سو بہو

مطرب ذاتی اپسکے عشق سون
تار سرمی کا سجایا ہو بہو

حسن جو رکھتا تھا اپنی ذات مین
سات صفتان مین دکھایا ہو بہو

جو انتھا مخفی و باطن مین تمام
وہ سگل اپنے سون پایا ہو بہو

جون شجر مین تخم حاصل ہی کمال
تیون علیم اللہ بتایا ہو بہو

بیخودی جا خمار سون بولو
درد بلبل کا خار سون بولو

دل شگفتہ ہوا چمن سون تیرے
سینہ چاک انار سون بولو

مکھ دکھاتا ہی یار گھونگھٹ کھول
نیر تابدار زر سون بولو

راز دل تھا سدا لب منصور
لفظ انا الحق کا نار سون بولو

ہے ولی کا جواب علیم اللہ
شعر نازک شعار سون بولو

سب پیر اور رہنما نیچ میرا سوال لو
صورت جلال کی کیا اور کیا جمال لو

خاکی بدن سفید کیون ہوئے جمال حق کا
مطلق کی کیا شکل ہی اُسکا مثال لو

مخفی مین کیون اتھا حق میر بتا کسطرح سون
پھر روح کیون ہوا ہے دل کا خصال لو

اربع عناصر ان یون نکلے کہو کہان سے
مرتا سو کون اسمین کسکو وصال بولو

اول ہی روح علوی سریکا نام سفلی
ایک روح دو صفت کیون پکڑا اکمال بولو

خاکی انکھیان سون جو کچھ دسیتا سو سب فنا ہے
دستا ہی کس نظر سون وہ جگ اجال بولو

ہی شئی مین ذات حق کی معمور ہے ولیکن
ملتا ہے کس محل مین ابرو ہلال بولو

سب جسم مین محمد موجود ذات حق ہے
اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو

نکتہ علیم کا نہین قران مین سماتا
العلم نکتہ کا معنی محال بولو

ردیف با

ابتلک حق نہین پچھانے واہ واہ
جان کو اپنی نجانے واہ واہ

تم جو کرتے ہو فرض روزہ نماز
محض عالم کو دکھانے واہ واہ

سفت کہو ئی عمر دانے گہانس مین
پھر کہاتے ہو سیانے واہ واہ

مال و زر فرزند کی رکھہ کر طلب
ہو رہے حق سون الگھانے واہ واہ

حق کی خلقت مین مگر پیدا ہوئے
تم محض کھانے پکانے واہ واہ

کھوپری الٹی اندھی کے ہاتھہ سون
اینٹ چلنے ہو اٹھانے واہ واہ

ہین بیگانے اقربا خویشان ستی
آپ اپنے سون بیگانے واہ واہ

پوچھتے ہین سب نفع نقصان کو
سر دیئے پیسا کمانے واہ واہ

عاشقان کو بولتے ہین العلیم

خلق دنیا کے دولے نے واہ واہ

مجھکو دستا ہے زمانیکا عجب احوال کچھ
آج کچھ کل کچھ صبا کچھ ماہ کچھ اور سال کچھ

عالم نفسانیت کا ہے نپٹ کجرو خیال
بات کچھ دل کچھ زبان کچھ فعل کچھ اور حال کچھ

فاضلان اس عصر کے گویا ہین رہزن دین کے
کسب کچھ گذران کچھ اور حال کچھ اور قال کچھ

پوتے ہین غوث کے یا نسل خواجہ علے کے کتنے
کچھ ہوا انکا نہین تحصیل استقلال کچھ

سوار ہو پاتال کے پہرتے ہین جون پہانسی گران
چھوڑتے ہین انکو ہرگز دیکھتے ہین لال کچھ

وصل اور دیدار کا تو آب کے رکھتے ہین شوق
کشف کرتے وہان اپکا اہل کچھ اطفال کچھ

خلق کو گمراہ کرنے بس ہین ایسے بزرگان
کبر مین اُن سون زیادہ نہین جبر و جال کچھ

کیا ارادہ طالبان کا ہی طلب اور اعتقاد
پوچھتے ہین اُسکو بزرگ جسمین کتنے ہی مال کچھ

اسم فقرا کا کئے بدنام مل کر قوم سب
جال کچھ اور قال کچھ افعال کچھ اعمال کچھ

کاملان خاموش اور بکتے ہین جاہل معرفت
ابتدا کچھ انتہا کچھ جواب کچھ اور سُوال کچھ

وصل حق بابان سون یا شوق رکھتے غافلان
صدق کچھ ایمان کچھ تقریر کچھ تمثال کچھ

نہین شکایت ہی کسو کی حال دنیا کا ہی یو نچہ
العلیم اللہ نہین خاموش بن خوشحال کچھ

سدا رکھ دل کے چشمے کو تو مالامال یا اللہ
محبت کا اثر دے مجھ مین بالا بال یا اللہ

بیان افعال کا اپنے کرون اظہار مین کا تک
چھپا نہین تجھ ستی ایکدم مرا احوال یا اللہ

مرے فعلان ستی شاید اچھے ابلیس شرمندہ
جہان مین کوئی نہین مجھ بن ہے بد افعال یا اللہ

کرم اور فضل سون ہی تیرے عمل کچھہ نہین تقوی
کیا نہین خیر کچھہ تجھہ رہ مین ایکمثقال یا اللہ

تیرے دیدار کی دولت سون ہردم ہی مجھے شادی
نکو دے مجھہ کو غفلت کا یہہ زر اور مال یا اللہ

غنی رکھہ فیض سون مجھکو نمانگون تجھہ بناھی کچھہ
پھرانت حرص کے دارہ مین طمع کی مال یا اللہ

تلطف سون اپس کے جب کیا آزاد تو مجھہ کو
سٹاہون توڑ دنیا کے سگل جنجال یا اللہ

شمع ایمان کی بیری درخشان اور تابان رکھہ
نہو خطرون کی بازی سون اُسے اشکال یا اللہ

حسد اور بغض کو دلمین نہین تہار ایکساعت
توجہ سون تیرے خاطر ہوا غربال یا اللہ

سرکب جسم انسان کا خط نسیان سون پایا جب
کرم تیرا نہین محتاج بر اعمال یا اللہ

مجھے ہرحال تیرا حسن تازہ نو بنو دستا
نہین ماضی کا کچھہ مجھہ کو اور استقبال یا اللہ

علیم اللہ مکرم ہی کرم سون ای کریم اللہ
کیا ہے اسیہ تو بیحد تیرا افضال یا اللہ

جمع فقرا مین سدا دھوم دہام عشق اللہ
ہی یہی عشق کی صورت فقرا عشق اللہ

عشق ہی تجھکو اگر دیکھنے وجہ اللہ کا
جمع فقرا مین ہر ایک طرف تجھا عشق اللہ

ترک کر عشرت و آرام کئے رنج قبول
دیکھہ لے ہمت مردان خدا عشق اللہ

کفش و دستار پھینک ہوگے برہنہ سر و پا
چاک کر جامہ فانی کو جلا عشق اللہ

صورت عشق ہی تا ارض و فلک عشق اللہ
جب ارادہ ہوا یون بول اٹھا عشق اللہ

عشق تا تجھکو نہ مجھکو ہی صدا کو ہی عشق
فانی عشق دو عالم ہی بقا عشق اللہ

عشق عریان ہی علیم اُسکو نہین قید لباس

عشق و گیرے لباسوں میں کہا عشق اللہ

نورِ حق بےحجاب عشق اللہ
یار دلبر شراب عشق اللہ

مہی محبت کے آسمان پہ ظہور
پھر تو آفتاب عشق اللہ

جب دکھاتا ہے رب جمال اپنا
دیکھ لے بے نقاب عشق اللہ

عشق ہیں دلربا کے ای زاہد
سرنگوں شیخ و شاب عشق اللہ

بزمِ لاہوت میں سن ای درویش
ہے صدای رباب عشق اللہ

جو سنا ہے صدائی سرنگون
وہ چہ پایا شتاب عشق اللہ

فیضِ مرشد سوں مستفیض ہوا
دل سوں پایا جناب عشق اللہ

عشق کا جوش دل کے دریا میں
بولتا ہر حباب عشق اللہ

بول اُس کا جواب علیم اللہ
جو کہا ہے تراب عشق اللہ

رقیبِ نفس کا مکھ موڑتا رہ
ہوا اور حرص کے تئیں توڑتا رہ

اُٹھا سنگِ ریاضت دست دل سوں
سدا اس شیشے کو تن کے توڑتا رہ

شجاعت ساتھ لیکر ذکر کا تیغ
سرِ کُ غفلت کے دل پر چھوڑتا رہ

لگایا ہے اگر رشتہ پرت کا
نظر کے سلسلے سوں جوڑتا رہ

علیم اللہ ہو وے ایکدم دور
یہ بدخصلت کو یکیک توڑتا رہ

دہرے جب ناز سوں پیتم قدم آہستہ آہستہ
صبا جوں شاخ گل کرتا ہے خم آہستہ آہستہ
میرے جانب لطافت سوں چلا آتا ہی دلبر جب
تو جوں بیجان کو بھر آتا ہے دم آہستہ آہستہ
بغل میں بیٹھ کر دلبر نہایت دلربائی سوں
کلام نغز با ذہن کرتا ہے صنم آہستہ آہستہ
رقیب روسیہ دب کر کھڑا رہتا ہے چوری سوں
نپٹ لاچار ہو کرتا ہے دم آہستہ آہستہ
سراج اب سرد بے روغن ہوا ہے ای علیم اللہ
اُٹھا شہرت کا تو اپنے علم آہستہ آہستہ

ردیف یائی تحتانی

جب عشق کے انجمن کا تمن ہت ہنر آوے
تجھ عشق کا جی نوش نظر ساتھ ملیگا
تا حشر اچھے حق ستی ہو ناظر و منظور
پیتم کے انتظار کا جسے شوق ہے دل میں
پہنچیگا وہی ساحل مقصود کو بیشک
ہو ویگا دل اس قید سوں دنیا کے تب آزاد

وہ مخزن اسرار الٰہی نظر آوے
جب عشق کی ہستی کا نین میں اثر آوے
منزل میں حقیقت کے اگر بے بصر آوے
پرواز ہو بلبل کی نمن منتظر آوے
جو بحر حقیقت کے سفر سوں گذر آوے
زنجیر سوں ہستی کے نکل کر بدر آوے

کلیات سراج

عشاق کے دل بیچ صحیح وہ چہ ہی عاشق
پروانہ نمن سر سون گذرے بے عذر آوے

جب کبر رقیبونکا نکل جائیگا دل سون
تب باغ محبت کے شجر کو ثمر آوے

تالاب را دیکا بہرے پل مین لبالب
جب یار کے دریای کرم سون لہر آوے

عشاق کے سجدیکو وہی قبلہ و کعبہ
وہ نور منزہ جو نظر مین جدہر آوے

پروا نہیں ہے شہ اریجز مجہکو علیم آج
ملنے کو اگر ہمستی شمشیر قہر آوے

لامکان لگ عاشقان کے عشق کا پرواز ہے
آسمان اور عرش و کرسی انکا پا انداز ہے

ایک تفکر انکا افضل طاعت از صد سال
سب خلایق پر انہونکا اس سبب اعزاز ہے

عالمان اور عابدان کی بندگی سب قیل و قال
عاشقان کے دلمین روشن جو کہ مخفی راز ہے

سو تو قیل انت سو تو حال ہے عشاق کا
عالمان کے گوش مین اس حرف کا آواز ہے

بوالہوس کو شمع سے دل باندہنا ممکن نہین
عاشقانکا اس سبب زاہد سدا غماز ہے

خیر و شر سون عاشقان ہرگز نہین او بوجہتے
رنج و راحت عشقمین معشوق کا سب ناز ہے

دل لگے اس معرکے سون کئی ہزاران ای علیم
جو رہا سو نام اُس کا عاشق جانباز ہے

گرد سون غیرت کے جسکا دامن دل پاک ہے
بیدہڑک کو چمین آنے یار کے بیباک ہے

گرچہ ظاہر مین نہین کہتا ہی کچہہ عقل و تمیز
حق کے جاننے کا دیوانہ صاحب ادراک ہے

نار سے ہرگز صدا اور المداین دل ایکدم
یار کے توسن کا جسکے ہاتہ مین فتراک ہے

جب کتان دل پہ ہوا پرتو مہ رخسار کا
مثل گل صد برگ دل عشاق کا صد چاک ہے

ناصحان ضایع عبث کرتے ہین اپنا قیل و قال
عشق کے طوفان مین عقل و خرد سب خاشاک ہے

پیچ گردون سے نہین پروا ہی کچھ عشاق کو
آرسی مین دیکھ اُلٹا گردش افلاک ہے

فیض جسمانی سون عینی کا ہوا حاصل کمال
العلیم اللہ اگر ظاہر وجودان خاک ہے

بیتاب دل کو جسکی تجلی سون تاب ہے
نقطہ صفت کا اُسکے ہر ایک آفتاب ہے

حق نے نہین کسی سون کیا ابتک حجاب
دیکھو تجھا نین کا سدا فتح باب ہے

ساقی کو کر سجود ای زاہد شرابی
کہنا نا حرام رہ مین خدا کے صواب ہے

کرتا ہی حق قبول ارادے کے خیر کو
یہہ زہد و ریا کی خیر نہین سب عذاب ہے

دیدہ طمع کا گنج سے قارون کے نہین بھرا
دو نو جہان مین حرص کا خانہ خراب ہے

دیدار دیکھنے کے نین بخشش پیر کا
محروم حق کے نور سون چشم شراب ہے

حق کے نظر سون حق کا سدا دیکھنے جمال
گر نہین تو چشم خاک مثال سراب ہے

عاصی اگر علیم سے ہر بال بال کا
حق کے فضل سون اُسکی دعا مستجاب ہے

عجب دیکھا پیا اُلفت تمھاری
لگی جن لب شکر کے تئین پیاری

پلایا تو نے جسکو عشق کا جام
نہ اُترے حشر لگ اُسکی خماری

تیرے ہر کام مین دستا الٹ بھید
پیا تیری عجب حکمت ہے نیاری

ایک کے حسنکا لا دل سنے شوق
دیا ہی عاشقان کو بیقراری
اُسے کہتے ہین سب عالم شہنشاہ
ہوا تیرے جو در سنکا بھکاری
نوازا تو بشر کو جان و دل سے
کرے کیا شکر اور خدمت گذاری
عطا پھر تسپہ کیتا دین و ایمان
عجب نہین تجھ پہ کرنا جان نثاری
شکم کیواسطے جو جان دیتے
اپھے کیا عاقبت مین انکی خواری
جو کوئی خوشحال مین یہان نہین رسون
کرینگے عاقبت مین آہ و زاری
کیا نہین یاد مین ایک دم خدا کی
گئی غفلت مین میری عمر ساری

علیم اللہ کے تئین تحقیق یارب
تیرے رحمت کی ہی امیدواری

محیؑ الدین سا ہادی و رہبر ہی تو کیا ڈر ہے
چھتر تس مہر کا مجھ سر پہ افسر ہے تو کیا ڈر ہی

محیؑ الدین کے سائے مین ہی امن و امان ہر دم
اگرچہ حشر ہی یا ہول محشر ہی تو کیا ڈر ہیا
نکیر منکیر کی پرشش سون نہین ہی باک کچھ ہمکو
قبر مین نور کا شعلہ منور ہے تو کیا ڈر ہے
قیامت کی اچھین گرمی سون پیاسے اُنتی سارے
پلانے ہمکو ساقی آب کوثر ہے تو کیا ڈر ہی

کہتے ہین پل صراط او پر گذر نا بہت مشکل ہے
پرندے روح کے اُڑ نیکو شہپر ہے تو کیا ڈر ہے
جگت کے سب سگان ملکر کرین غوغا اگر ہم پر
محی الدین سا پشتی غضنفر ہے تو کیا ڈر ہے
نہین دوزخ کی آتش کا خطر کچھ ہے علیم اللہ
تجھے دیدار کا تقویٰ مقرر ہے تو کیا ڈر ہے

عجب کچھ عشق کی خوشتر ہے وادی
تجھے اس نفس کے حرص وہوا نے
اگر تعلیم غواصی کا سیکھے
ہوا جو تخت پر قربت کے سلطان
خدا کے راہ کی کچھ چال تو سیکھ
ہوا جب عشق کا نوخیز گلزار

کہ جس کا دل مین ہے ہر وقت شادی
پھرا کر راہ سون حق کے ڈبا دی
نکر بازار و کوچے مین منادی
نہین خاطر مین شاہ کیقبادی
وگرنہ آمدی از رہ فتادی
بھلے سب عندلیبان اوستادی

علیم اللہ کو تیرے ایک نگہ نے
جو کچھ تھا زنگ دل کا سب زدادی

پیا کے ملک جیدر ا و پر چکورے
خدا کی راہ مین دینا جان و تن کو
گذر جاتی اِتنا دو دن کی نوبت

تمہین زر بفت خاطر ہت بکورے
اول حق ہے تو حق سون ہت شکورے
بجاتی ہے اجل سر پر ٹکورے

کتابون کو کئے تم نفس کا قوت
جو گر نہ پہچے سب نظم و نثر کو
اپے ہو کون بارے ٹک تو سمجھو

دو دون کے واسطے ہرگز نکو رے
خدا کی راہ مین کچھہ بہت بکو رے
یہہ مارگ عاشقان سے جا سکو رے

علیم اللہ سون تم سنکر شتابی
نکو پھر اپنے وعدے سون چکو رے

عاشقان کی راہ مین کب آؤ گے
پھر کہان معشوق اپنا پاؤ گے
جب تلک فرصت ہے دم کو دیکھنا
عمر آخر ہوئے پر پچتاؤ گے
بیخبر گریبان سے جاؤ گے گذر
خون دل اپنا حشر مین کھاؤ گے
آہ و زاری سون خلاصی نہین وہان
زندگی تن کی کہان سے لاؤ گے
سوال جب اعمال کا آکر کرین
تب اُسے تم جواب کیا فرماؤ گے
ہو ویگی جب تمپہ ثابت معصیت
بیعذر سوی جہنم جاؤ گے

بہت برا مانو علیم اللہ سون
کب تلک تم تان اپنا گاؤ گے

ایضاً

بحر سی پچھانے نہین اُسے گل کے سو وہ دمساز تھے
چنچل چھبیلے چلبلے مغرور صاحب ناز تھے
نہین خوب دیکھے تم اُسے وہ عاشقون کا تخت تھا

مثل سلیمان بر ہوا در نمشب پرواز تھے
کیا پارسا کا پیرہن اور تجھہ گدا کی گودڑی
مل کے سوا اپنے پانو تل جسمانیان سو پار تھے
نا مل کے تمکو دور سے جو بھول گئے اپنا پیر
وہ گوشہ وابرو کھینچکر مژکان تیرانداز تھے
نادر علیم اللہ کہا یہہ شعر بحر یکا جواب
عشاق دلبر سون سدا خود ہمدم و ہمراز تھے

انا المعبود کہتا ہے کہو پھر اور کیا کہئے
لکھا ہے نحن اقرب وہ تو حق سون بعد کیون ہوتا
یہی انسان ہے بیشک سمجھلے بھید ہولی کا
یہہ تمثیلات عقلی سب خدا کے کچھہ بقابل نہین

تو افلا تبصرون مت ہو تجھے کس طور کیا کہئے
خدا ہی اپنا تجھہ سون کہو نی الفور کیا کہئے
اسد ہے شمش کا خانہ جدیکو ثور کیا کہئے
کہو لعل بدخشانیکو سنگ بلور کیا کہئے

لٹک و ناز ہے اتنا علیم اللہ جب آمین

غصے کے حال مین اسکا جفا اور جور کیا کہئے

جب پیارا گلا سناتا ہے
ہوش جاتا ہے سر سون سب یکبار
تب عدو دیکھہ کر مجھے سیرا
خاک ہوتا ہی بلکہ جل اسوقت

عشق تازہ بدن مین آتا ہے
جب گھونگھٹ کھول مکھہ دکھاتا ہے
مارے کے مثل پیچ کھاتا ہے
مجھہ کو خلوت مین جب بلاتا ہے

مجھ کو لیجا پیا اپس گھر مین
کر مجازی مین فن حقیقت کا

بادۂ وصل پھر پلاتا ہے
حاسدان کے دلان جلاتا ہے

شعر تیرا عجب علیم اللہ
شعلۂ عشق کو جتاتا ہے

ایضاً

پیا کے رخ کے جھلک کا پرتو کیا ہے جھلکار آفتابی
نظر سون عالم کی ہو رہی ہے مثال خفاش بیحجابی
جسے وہ چھپتا ہے مکھ دکھانے اُسیکو ہے تاب دیکھنے کا
وہی سمجھ بخش مرشد اُنکا طلب ہے تو مانگ جا شتابی
اگر ملے تجھ کو چشم باطن وہی ہے مقصود عاقبت سے
وگرنہ تحقیق دو جہان مین نہین ہے حاصل بجز خرابی
اُسیکو کہتے ہین کور باطن جسے نہین ہیگا دیدہ اُسکا
نپاویگا وہ نجات ہرگز اگرچہ ہو وہ علم سے کتابی
کریم مرشد نے چشم باطن کیا نوازش علیم کے تئین
دسا حقیقت کے گھر کا خورشید گئی نکل کر نظر سرابی

ہین حکیم وقت لیکن نبض دل نہین جانتے
خیر اور خیرات سون عالم کھلاتا نیکنام

اپنا ثانی کوئی عالم مین نہین ہین مانتے
قوت بن باندی وجود و گھر مین اپنے مانتے

مرتبہ اپنا بتاتے بیٹھ کر بنگلے اوپر | کچھ اگر چلتا اُنھونکا چرخ پر گھر باندھتے
کہین اگر تمہارے ہین ہو گھابرے ڈھونڈہین شہر | عاشقان واحد سا جنگل مین کیا جوش ماندے

ای علیم اللہ عالم زندگی کے واسطے
جان دیتے پلمین اپنی اب کرم صرجانتے

خیالات رنگین نہین بولتے اُس کو جیون باس پھولون کے رنگون مین رہئے
دو رنگی سون جانا گذر دل سون اوّل ہزان جاکے وہان ایک رنگون مین رہئے
وہ وحشت کے جنگل مین ہو کر پریشان پہاڑون سے نمکے نہو سنگ ہر گز
شرر ہو کے چھڑ سنگ تنکے سون جلدی سگل روح ہو برق رنگون مین رہئے
نہین سوج دریا کی وحشت اُسے جو کہ مارا ہی غوطہ ہو غوّاص دل مین
تہ بحر وحدت مین غوّاص ہونیکو تعلیم پانے نہنگون مین رہئے
شہادت ملے چار تن سون تجھے گر کرے قتل تو پانچ سو ذیان کو دل کے
شہیدون کے رہ ساتھ ہر وقت ہمدم ہو جیون شیر شیران جنگون مین رہئے
فلک چرخ مجرو سون دیکھے اگر خوب نیرنگ بازی زمانے کی حکمت
گذر غیر صحبت سون مدہوش ہو جا پہاڑون مین جا کر جھنگون مین رہئے
سمجھ ای علیم آج راہ حقیقت نپٹ سخت مشکل ہے جان سون گذرنا
پتنگ ہو کے جلنے مین واصل رہین حق سون ہو مرد واحد یکنگون مین رہئے
مہربان رب کریم میرا ہے | پشتبان قدیم میرا ہے

دل شگفتہ ہوا ہے جسدم سون
وہ چہ باد نسیم میرا ہے

دل سے لوجا ہون صحن میخانہ
جائے جنت نعیم میرا ہے

لوح محفوظ کی نہین خواہش
قلب عرش عظیم میرا ہے

خوف سے حق کے جو انجہو روئے
عین دُر یتیم میرا ہے

جب مِلا علم مجھ کو نکتے کا
نام تب سون علیم میرا ہے

ایضاً

کھول انکھیان دیکھہ لے ہر شیٔ مین حق کی ذات ہے
مظہران دستے سو سارا خلق موجودات ہے

جسم احمدؐ کے نظر آتے ہین یہہ سارے وجود
جان واحد ہی احد تشبیہہ سون موجودات ہے

عشق کے کوچے مین جب جاتا ہے دل کرنیکو سیر
وہان نہین معلوم ہوتا روز ہے یا رات ہے

خلق تھا جون حق منے اب خلق مین حق ہے تمام
سحر ہے فن ہے ہنر ہے کیا نپٹ صنعات ہے

العلیم اللہ کسی سون حق نہین ہے در حجاب
عشق حق جسکو نہین ہے اُسکی کیا اوقات ہے

ایک سید ... ...

ترکیب بند

تجلی سون دل جسکا پر نور ہے
وہ جسم کثافت ستی دور ہے

اوسے کیا ہے معلوم ستر نہان
وہ دونو جہان بیچ مسرور ہے

لگے گرچہ ظاہر کو ویران کر
و لیکن وہ باطن مین معمور ہے

ندیکھے کبھو جام جم کی طرف
اگر قیصر و چینی فغفور ہے

نپچا ہیگا وہ گنج قارون کو
غنا کے طریقت کا دستور ہے

سمجھے ہین وے خاک و زر یکسان
اسم اُنکا دو جگ مین مشہور ہے

اُلٹ بھید حق کا ہے سارا ظہور
حقیقت کو پہنچا سو منصور ہے

نہ سمجھیگا احوال کو قرب کے
جو کوئی راز سون حق کے مہجور ہے

عجب ہے ترا وصل ایجان من
سراپا ہوا جسم میرا نین

دسا مجھکو خوش چہرہ لامثال
صفت تِس کی کروڑان بدیع الجمال

نہین مجھ کو درکار کچھ منزلت
دونو جگ مین کافی ہے اتنا کمال

کہو اور کیا اس سے حاصل زیاد
نظر مین بسے نت پیا کا جمال

اتھا دل مرا ہجر سون خار و خس
ہوا فیض سون تِس کے نوری نہال

ہوا وصل سون جب ستی بہرہ ور
پیا باج نہین دل کو دوجا خیال

عنایت ستی ذرۂ خاک کو
نوازش کیا مہر سون جگ اجال

نظر کر کے دیکھا تو مین کچھہ نتھا
وہ پایا اِس ساتھہ اپنا وصال
اِس نور سون آپ رکھتا ہی عشق
یہان غیر کے دخل کو کیا مجال
جو منزل مین غفلت کے مین پن مین ہے
وہ کھینچیگا آخر کے تئین انفعال
انا الحق جو بولا سو منصور سے
وہی قرب حق ہے سمجھہ لایزال

عجب ہے تیرا وصل ایجان مین
سراپا ہوا جسم سیرا نین

مخمس

نیّر برج کرامت مطلع ماہ مُنیر
دُرّ دریای ولایت معدن روشن ضمیر
والی ملک ہدایت تاجدار بے نظیر
دمبدم کہتا ہون تم سے عاجز کمتر حقیر
کر نظر بخشش کی مجھہ پر یا محیّ الدین پیر

حق کیا ہے تجھہ چرنکا فرش نت عرش برین
حاملان عرش تیرے ہین سدا خدمت گزین
تو سراپی کُنت کنزاً کا ہی نت خلوت نشین
واصلان الکُرّہ ہین لاکن قرب تجھہ ثانی نہین
کر نظر بخشش کی مجھہ پر یا محیّ الدین پیر

کشف تیرا ہی یقین از عرش تا تحت الثری
مدح گو تجھہ مرتبے کا عالم ہر دو سرا
مرتبہ تیرا ہی برتر سب صفت سون ماورا
بولنا حاجت نہین کچھہ تم سون اپنا ماجرا
کر نظر بخشش کی مجھہ پر یا محیّ الدین پیر

عارفان مین تو تجھ ہی معروف از روز ازل — باجتا ہی عرش پہ تیری کرامت کا طبل
روز و شب فرمانبر ہین سارے کواکب اور زحل — بوجتے ہین اولیا سب اس سخن کو بر محل

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیّ الدین پیر

عرصۂ لاہوت اور میدان دین کے شہسوار — مخزن راز الٰہی کا تو ہر حق رازدار
گنج مخفی اور بطون پایا ہے تجھ سون آشکار — ہون ہمیشہ تجھ کرم اور لطف کا امیدوار

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیّ الدین پیر

ہیت ثنا خوانی مین تیرے رات دن سب بحر و بر — ہین سدا فرمان روا تجھ حکم کے جن و بشر
ہے لقب محبوب حق اور شاہ جیلان اشتہر — معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی اک نظر

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیّ الدین پیر

مستفیدان کا ہے فیض رس تیرا جناب — نکتہ راز نہان تجھ درس سون حاصل شتاب
ایک ذرہ تجھ کرم کا ہے دو جگ کا آفتاب — بندۂ کمتر کو اپنے رکھ تو بر راہ صواب

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیّ الدین پیر

مجمع فضل و عطا او منبع احسان ہے — عارفان کا تو سراسر دین اور ایمان ہے
روح تیرا بخشتے مجھ قالب بیجان ہے — وصف کرنیکا مجھے کان طاقت و امکان ہے

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیّ الدین پیر

رکھ نوازش اور کرم اپنا سدا یارب کریم — بس کفایت تجھ لقا کا دیکھنا ہی ای رحیم
پشتیبان تجھ سا ہے جسکو کیا اسے پھر خوف و بیم — دم بدم شاید ہو تجھ بخشش یہ کہتا ہی علیم

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محیؐ الدین پیر

تمت تمام شد

بیمن توفیق خداوند دو جہان یہہ دیوان حقایق تبیان مجمع انوار لاہوتی محرم اسرار جبروتی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سحر کلام معجز نظام طور سخن کے کلیم اللہ جناب علیم اللہ طاب ثراہ کہ جنکا کلام معجز نظام تمام بادۂ حقایق معرفت الٰہی سے لبریز ہی و عشق حقیقی شاہد رعنای ازل انگیز اور اس خطہ کوکن مین جنکا نام نامی مشہور ہی بلکہ معروف نزدیک و دور ہی مگر آپکا دیوان کامل کہین دستیاب نہوتا تھا اور اکثر شایقین اس دُرِّ یتیم کے بدل و جان طالب آخر بعد نہایت سعی و کوشش کے چند دیوانین فراہم کرکے ایک دیوان کامل بنایا اور مشتاقین کلام جناب مرحوم مغفور کے لئے حسب تمنائے مشفقی جناب صالح محمد خان بن خلیل محمد خان اورنگر سے کے اضعف عباد اللہ الکریم قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری نے بعد تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام کے مطبع گلستان کشمیر واقع

معمورۂ بمبئی مین
حلیۂ طبع
سے پیراستہ

بتاریخ [illegible] ربیع الاول

[illegible]

قصیدہ

طبعزاد مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری متخلص بہ اشرف حال ساکن بمبئی

خدا رحمت کرے نازل نبی صاحبکی مجلسمین — تیرا ایمان ہو کامل نبی صاحبکی مجلس مین

جہان قرآن پڑہا جاوے حدیثونکا بیان آوے — فرشتہ مغفرت لاوے نبی صاحبکی مجلس مین

رہو مومن کبھی کاہل نہی رحمت مین ہو شامل — ثواب آخرت حاصل نبی صاحبکی مجلس مین

ہے آل مصطفےٰ اطہر صحابی ہین سبھی اختر — فرشتے آتے ہین اکثر نبی صاحبکی مجلسمین

درودونکو پڑہو دل سے وعظ ہو مرد کامل سے — سنو علمای فاضل سے نبی صاحبکی مجلسمین

ابوبکرؓ و عمرؓ شیخین ہین عثمانؓ و علیؓ ختنین — بتول پاک اور حسنین نبی صاحبکی مجلسمین

سبھی اصحاب حضرت پاس چچا ہین حمزہؓ و عباسؓ — شفاعت کی رکھو تم آس نبی صاحبکی مجلسمین

محبت یہان جنہونکی ہے شفاعت پھر انہونکی ہے — جماعت مومنونکی ہے نبی صاحبکی مجلس مین

اگر ایمان ہے حاصل وہ کل جنت مین ہو داخل — تو جلدی آج ہو شامل نبی صاحبکی مجلس مین

زبان چلتی ہے توبہ کر درودان پڑہ محمد پر — دل و جان سے تو ہو حاضر نبی صاحبکی مجلس مین

جو عالم کی کرے خدمت کرے اوسپر خدا رحمت — نبی راضی ہوا ز امت نبی صاحبکی مجلس مین

مسائل دین کے سنتا دل و جان سے عمل کرنا — امید مغفرت رکھنا نبی صاحبکی مجلس مین

وعظ مین آگے بیٹھے جب تیرا دل ہووے روشن تب — گنہ سب بخش دیوے رب نبی صاحبکی مجلس مین

پڑہو تم کلمہ تمجید کرو اللہ کی تحمید — یہ سنت کی کرو تقلید نبی صاحبکی مجلس مین

کلام اللہ کو پڑہ لیو حدیثونکا بیان پڑہو — پڑہو اشرف درودونکو نبی صاحبکی مجلس مین